نقشِ قدم نبی ﷺ کے ہیں جنت کے راستے
اللہ سے ملاتے ہیں سنت کے راستے

دوماہی
مجلہ
راہِ سنّت
لاہور
مسلکِ اہل السنّت والجماعت کا ترجمان

مدیر
مولانا محمد حماد نقشبندی

اصلی حنفیت

حقائق کا بے نقاب چہرہ

مدد صرف اللہ سے ہی کیوں؟

پرانا جال لائے نئے شکاری

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ کا مسلک

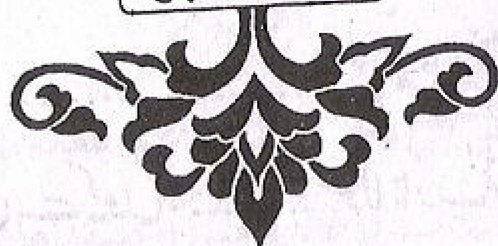
ناشر: انجمن اہلِ السنت والجماعت

دو ماہی

مجلہ راہِ سُنّت لاہور

مسلکِ اہل السنت والجماعت کا ترجمان

شمارہ نمبر ۴



بیاد

فاتح بریلویت حضرت مولانا منظور احمد نعمانی رحمہ اللہ

بدعا

امام اہل السنۃ حضرت مولانا سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ

بطرز

حضرت قاری عبدالرشید رحمہ اللہ

زیرِ نگرانی

متکلم اسلام حضرت مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

مدیر

مناظر اہل السنۃ مولانا محمد حماد نقشبندی

نائب مدیر

مولانا فیاض طارق

مجلس مشاورت

مولانا منیر اختر
مولانا حفیظ اللہ
مولانا عزیز الرحمٰن
مولانا فاروق محمد
مولانا دین محمد
مولانا ابو ایوب

ناشر: انجمن اھل السنت والجماعت

دیکھئے اس شمارے میں

قیمت فی شمارہ 20 روپے

سالانہ زرخرید 170 روپے

منی آڈر بھیجنے کا پتہ

انجمن اہل السنت والجماعت

جامع مسجد تقویٰ اعوان مارکیٹ
گلی نمبر 6 نزد چونگی امر سدھو لاہور

درس قرآن

ترجمان اہل سنت مولانا منظور نعمانیؒ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قل لا اجد فی ما اوحی الی محرما علی طاعم یطعمہ الا ان یکون میتۃ او دمامسفوحا أولحم خنزیر فانہ رجس اوفسقا اھل لغیر اللہ بہ ، فمن اضطر غیرباغ ولا عاد فان ربک غفوررحیم O

ترجمہ:۔ اے پیغمبر ﷺ ان سے کہو کہ جو شریعت خدا کی طرف سے وحی کے ذریعہ میرے پاس آئی ہے میں اس میں کھائی جانے والی چیزوں میں سے کوئی چیز کسی کھانے والے کے لئے جو اس کو کھانا چاہے حرام نہیں پاتا الا یہ کہ وہ مردار جانور ہو یا بہتا خون ہو، یا خنزیر کا گوشت ہو کیونکہ وہ بالکل ہی ناپاک ہے یا وہ فسق وفجور ہو جو بطور نذر غیر اللہ کے لئے نام زد کردیا گیا ہو۔

''مااھل لغیر اللہ بہ'' کا مطلب:

ان چار چیزوں میں سے ''میتۃ'' مراہوا جانور اور ''دم مسفوح'' (بہا ہوا خون) اور ''لحم خنزیر'' (سور کا گوشت) یہ تینوں بالکل واضح ہیں ،ان کے بارہ میں کسی وضاحت کی ضرورت نہیں، البتہ چوتھی چیز ''مااھل لغیر اللہ بہ'' کی کچھ وضاحت کی ضرورت ہے۔

پہلے یہ بات سمجھ لیجئے کہ خدا کے پرستار بندے خدا کو راضی کرنے اور اس کی

رحمت وعنایت حاصل کرنے کے لئے جو کچھ کرتے ہیں مشرکین بھی اپنے دیوتاؤں اور فرضی خداؤں کی رضامندی اور نظر عنایت حاصل کرنے کے لئے وہ سب ہی کرتے ہیں، مثلاً خدا کے پرستار اس کی عبادت اور پرستش کرتے ہیں تو مشرکین بھی اپنے معبودوں کی عبادت اور پرستش کرتے ہیں، خدا پرست اپنے پروردگار کے لئے نذر مانتے ہیں اور قربانیاں کرتے ہیں تو مشرکین بھی اپنے مانے ہوئے دیوتاؤں اور شریکوں کے لئے نذریں مانتے اور قربانیاں کرتے ہیں۔

یہ ایسی بات ہے جو ہر اس شخص کو معلوم ہے جو مشرکین کے حالات اور ان کے مشرکانہ طور طریقوں سے واقف اور باخبر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جس طرح غیر اللہ کی عبادت اور پرستش کو شرک قرار دیا ہے۔ اسی طرح اللہ کے سوا کسی کے لئے نذر ماننے، نذر چڑھانے اور اس کے واسطے قربانی کرنے کو بھی شرک بتایا ہے مشرکین عرب میں شرک کی یہ سب صورتیں رائج تھیں۔ وہ غیر اللہ کی عبادت اور پرستش بھی کرتے تھے، ان کے لئے جانوروں کی نذر بھی مانتے تھے۔ قربانیاں بھی کرتے تھے۔

قرآن پاک نے غیر اللہ کے لئے اس نذر اور قربانی کو ایسا خبیث مشرکانہ عمل قرار دیا ہے کہ اس کی وجہ سے وہ جانور بھی حرام اور مردار ہو جاتا ہے۔ جس کو اللہ کے سوا کسی کی نذر کے لئے نامزد کر دیا گیا ہو یا غیر اللہ کے لئے اس کی قربانی کی گئی ہو ”ما اھل لغیر اللہ بہ“ سے یہی دونوں صورتیں مراد ہیں۔

بعض لوگوں کا شبہ:

بعض لوگوں کو یہ شبہ ہوا ہے کہ ”ما اھل لغیر اللہ بہ“ سے مراد صرف وہ جانور ہے جس پر ذبح کے وقت اللہ کے سوا کسی دوسرے کا نام لیا گیا ہو۔ لیکن لغت کے لحاظ سے بھی یہ بات صحیح نہیں ہے، عربی لغت اور محاورہ کی رو سے اس سے وہ جانور مراد ہے جس کو

غیر اللہ کے لئے بول دیا گیا، ہاں وہ جانور بھی اس میں داخل ہوگا اور بدرجہ اولیٰ داخل ہوگا جس پر ذبح کے وقت خدا کے سوا کسی کا نام لیا گیا ہو۔

حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں اس پر بڑی تفصیل سے نہایت فاضلانہ اور محققانہ بحث کی ہے اور بتایا ہے کہ اس سے مراد وہ جانور ہیں جن کو بطور نذر غیر اللہ کے لئے نامزد کیا گیا ہو، وہ اس مشرکانہ نذر سے حرام ہو جاتے ہیں حتیٰ کہ اگر بالفرض اس غیر اللہ کے لئے ان کی قربانی کرتے وقت ان پر اللہ کا نام لیا جائے اور بسم اللہ پڑھ کر ہی ذبح کیا جائے جب بھی وہ جانور حلال نہ ہوگا جس طرح سور یا کتا اگر اللہ کا نام لے کر ذبح کیا جائے تو حلال نہ ہو پائے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مشہور حدیث ہے آپ نے بطور پیشین گوئی فرمایا تھا "لترکبن سنن من کان قبلکم شبرا بشبر و ذراعا بذراع" جس کا مطلب یہ ہے کہ میری امت میں بھی وہ گمراہیاں آئیں گی جو اگلوں میں آئی تھیں۔ حضور کی اس پیشین گوئی کے مطابق بہت سے جاہل مسلمان بھی اس طرح کے مشرکانہ اعمال کرتے ہیں، وہ اللہ کے سوا جن ہستیوں کو حاجت روا اور مشکل کشا سمجھتے ہیں، ان کے لئے نذریں مانتے ہیں، ان کے نام کے مرغے اور بکرے ان کے مزاروں پہ چڑھاتے ہیں اور انہیں راضی کرنے کے لئے ان کی قربانیاں کرتے ہیں۔ یہ قطعاً مشرکانہ اعمال ہیں اور ان کے وہ مرغے اور بکرے بلاشبہ "ما اھل لغیر اللہ بہ" میں داخل ہیں۔

جس طرح عبادت صرف اللہ کا حق ہے اور غیر اللہ کی عبادت شرک ہے اسی طرح نذر اور قربانی بھی صرف اللہ کا حق ہے اور غیر اللہ کے لئے قطعاً شرک ہے۔ یہ سب وہی شرک ہیں جن کو مٹانے کے لئے رسول اللہ ﷺ آئے تھے۔

درس حدیث

ترجمان اہلسنت مولانا منظور نعمانیؒ

صحیح ابن حبان، مستخرج سعید بن منصور، معجم اوسط للطبرانی اور سنن ابن ماجہ میں حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ دعا فرماتے تھے۔

اللھم انی اسئلک علمانافعاً اعوذبک من علم لا ینفع

(کنز العمال ص200ج1)

ترجمہ:اے

اللہ میں آپ سے علم نافع کا سوال کرتا ہوں اور ایسے علم سے پناہ مانگتا ہوں جو نفع نہ دے

نیز اسی مضمون کو انہی الفاظ کے ساتھ طبرانی نے اوسط ہی میں حضرت عائشہ صدیقہؓ سے بھی روایت کیا ہے۔(حوالہ بالا)

پھر یہی مضمون بایں الفاظ مسند احمد میں حضرت عبداللہ بن ابی ادفیؓ سے بھی مروی ہے

(ایضا حوالہ بالا)

ان تمام احادیث کا مشترک اور واضح مفاد یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے علوم غیر نافعہ سے حق تعالی کی پناہ لی اور بے شک آپ کے رب عزوجل نے ان غیر نافع علوم سے آپ کو محفوظ رکھا اور ہمارا ایمان ہے کہ ان علوم غیر نافع سے آپ کا محفوظ رہنا ہی آپ کے حق میں کمال ہے اور ظاہر ہے کہ جمیع ماکان ومایکون (عالم الغیب) کے علوم میں

یہ علوم غیر نافعہ بھی داخل ہیں۔

ان احادیث کے جواب میں ہمارے مخالفین کی طرف سے ایک بات تو یہ کہی جاتی ہے کہ دنیا میں کوئی علم غیر نافع ہے ہی نہیں۔ اس کے جواب میں ہم صرف یہ عرض کرنا کافی سمجھتے ہیں کہ احادیث مندرجہ بالا میں حضور ﷺ کا ''علوم غیر نافعہ'' سے پناہ مانگنا خود اس کی دلیل ہے کہ دنیا میں کچھ علم ایسے بھی ہیں جو نافع نہیں۔ ورنہ کسی ایسی معدوم محض چیز سے حضرت کا پناہ مانگنا بے معنی اور عبث ہوگا۔ جس کا دنیا میں کوئی مصداق ہی نہ ہو۔

علاوہ ازیں کسی علم کے دینی نقطہ نظر سے غیر نافع ہونے سے انکار ہدایت کا انکار ہے، جس شخص کو بھی دین میں کوئی بصیرت ہو وہ بالیقین جانتا ہے کہ بہت سے علوم ایسے ہیں جن کا دین میں کوئی فائدہ نہیں اور تو اور خود مدعیان علم غیب کے راس و رئیس فاضل بریلوی مولوی احمد رضا خان صاحب ''علم سیمیا'' کے متعلق فرماتے ہیں:

''کہ وہ ایک نہایت ہی ناپاک علم ہے۔'']

(ملفوظات اعلی حضرت حصہ 2 ص 26)

اب فرمایا جائے کہ جو علم ناپاک ہو کیا اس کے ''غیر نافع'' ہونے میں کوئی شبہ ہے؟ علاوہ ازیں خود آنحضرت ﷺ نے بعض علوم کے متعلق غیر نافع ہونے کی تصریح فرمائی ہے۔ مثلاً ارشاد فرمایا:

علم النسب علم لا ينفع و جهالته لا تضر

ترجمہ: علم نسب ایک غیر نافع علم اور ایک غیر مضر جہالت ہے۔

(رواہ ابن عبد الرحمن ابی ہریرہؓ کنز العمال ص 220 ج 5)

واضح رہے اس ''علم نسب'' سے مراد وہ ہے جس میں اہل عرب کو بہت زیادہ افراط تھا کہ آدم علیہ السلام تک نسب یاد رکھنے اور بیان کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ حالانکہ

وہاں تک کا پورا نسب غیر معلوم ہے اور حتی کہ اپنے گھوڑوں اور اونٹوں کا نسب بھی پشت ہا پشت تک یاد رکھتے تھے۔ اور اس کا خاص اہتمام کرتے تھے۔ اسی علم نسب کو حضرت نے اس حدیث میں ''غیر نافع'' فرمایا ہے ورنہ نسب کا فی الجملہ علم جس میں افراط نہ ہو۔

اس کے مفید ہونے میں کلام نہیں، یہی وجہ ہے کہ خود رسول اللہ ﷺ اپنا نسب مبارک ''عدنان'' تک تو بیان فرماتے تھے۔ اور آگے بیان نہیں فرماتے تھے۔ بلکہ بیان کرنے والوں کو غلط کار اور غلط گو بتلاتے تھے۔

ایک مغالطہ ان احادیث کے جواب میں یہ بھی دیا جاتا ہے کہ ان علوم ''غیر نافعہ'' کا علم حق تعالے کو تو ضرور ہی ہوگا۔ پس جب اللہ پاک کو ان کا علم ہے آنحضرت ﷺ کے لئے وہ کیوں شایان شان نہیں

اس کا جواب یہ ہے کہ خالق کو مخلوق پر قیاس نہیں کیا جاسکتا۔ یہ ضروری نہیں کہ جو چیز حق تعالے کے لئے باعث کمال ہو وہ مخلوق کے حق میں بھی کمال ہو۔

مثلاً ہر ایک کو ہر حال میں دیکھنا حق تعالی کی شان ہے لیکن کسی بشر کے لئے یہ ہر گز روا نہیں کہ وہ انسانوں کو ہر حال میں دیکھنے کی کوشش کرے۔ درحقیقت ہمارے ان مخالفین کی ایک بنیادی غلطی یہ ہے کہ یہ مقربین بارگاہ خداوندی کو ہر معاملہ میں حق تعالی کے ساتھ ملانا چاہتے ہیں اور اسی میں ان کی عظمت و رفعت سمجھتے ہیں حالانکہ یہ صریح گمراہی ہے

''این العبد من المعبود واین المخلوق من الخالق''

نالۂ دل

مدیر اعلیٰ کے قلم سے

الحمد لله و کفی وسلام علی عباده الذین اصطفی

محترم قارئین کرام! نئے اسلامی سال کا آغاز ہو گیا ہے مگر حال یہ ہے کہ تن ہمہ داغ داغ شد۔ وطن عزیز کے حالات نے اس قدر غمگین کیا ہوا ہے کہ سمجھ نہیں آتا، کس کس غم پہ رویئے ،کس کس کا شکوہ کیجئے۔

دل ہی تو ہے نہ سنگ و خشت درد سے بھر نہ آئے کیوں
روئیں گے ہم ہزار بار کوئی ہمیں رلائے کیوں

ہر روز کہیں نہ کہیں دھماکے یا حملے کی خبر دل کو چیر جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل وکرم فرماتے ہوئے، ہمارے گناہوں سے چشم پوشی فرماتے ہوئے، ہمارے حالات کو اپنے رحم وکرم سے بدل دیں۔ وہی ہمارا ملجا ہے، وہی ہمارا ماویٰ ہے، صرف وہی فریاد رس ہے اور صرف وہی حاجت روا۔

الحمد للہ! تیسرا شمارہ ہمارے وہم وگمان سے بھی کہیں زیادہ پسند کیا گیا۔ قارئین سے درخواست ہے کہ رسالہ کے لئے عافیت اور استقامت کی خصوصی دعا فرماتے رہیں۔ تحریری خط وکتابت کورس کا بھی آپ حضرات کی طرف سے شاندار استقبال ملا۔ اللہ تعالیٰ آپ حضرات کی کوشش کو قبول فرمائے۔

موجودہ ملکی حالات میں قارئین کے لئے ایک اچھی خبر ہے کہ انجمن اہل السنۃ کے تحت پہلی بار ملکی سطح پر بدعات اور شرک کی روک تھام کے لئے نومبر کے مہینے میں کامیاب اجلاس ہوا اپنی نوعیت کا یہ پہلا ملکی سطح کا اجلاس تھا کہ کس طرح علماء کے مابین اتحاد پیدا کیا جائے اہل السنّت کے صحیح تشخص کو اجاگر کیا جائے۔ الحمد للہ کراچی، گوجرانوالہ، جھنگ، سرگودھا، لیہ، وہاڑی، کوٹ ادو، فیصل آباد سے جید علماء کرام نے شرکت فرمائی۔ موجودہ ملکی حالات کے تناظر میں دین کا کام کس رخ پر کیا جائے کہ امت میں اتحاد کی راہ ہموار ہو۔ اس پر اجلاس بارش کا پہلا قطرہ ثابت ہوا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالی ہمیں اہل سنت کا صحیح تشخص اجاگر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

قارئین کرام کو دو اور خوشخبریاں سناتے چلیں۔

1- شعبان کی چھٹیوں میں اس سال سے 25 روزہ عقیدہ توحید وسنت کورس کا آغاز کیا جارہا ہے ان شاء اللہ یہ کورس پاکستان کی تاریخ میں اپنی نوعیت کا پہلا کورس ہوگا جس میں 25 دن صرف اہل بدعت کے حوالے سے پڑھایا جائے گا۔ مقام اور تاریخ ان شاء اللہ عنقریب بتلادی جائے گی۔

2 دوسری خوش خبری آپ کا محبوب شمارہ راہ سنت اب انٹرنیٹ پر موجود ہے ویب سائٹ کا ایڈریس ہے (اہل بدعت کے خلاف یہ باقاعدہ پہلی ویب سائٹ ہے)

rahe sunnat.tk,rahe sunnat blogspot.com

جگہ کی کمی کی وجہ سے اس دفعہ کے شمارے میں توضیح العبارات اور عبارات اکابر پر تنقید کا جائزہ کی قسط شامل نہیں۔ قارئین کرام سے ایک بار پھر درخواست ہے کہ اس عاجز اور اس ساری ٹیم کے لئے استقامت اور عافیت کی خصوصی دعا فرماتے رہیں آپ حضرات کی دعاؤں کے علاوہ اور فقیر کے پاس کیا ہے؟

(قسط نمبر 1)

مدد صرف اللہ ہی سے کیوں؟

مناظر اہل السنۃ مولانا رب نواز حنفی

حذیفہ اور شبیر دو دوست ہیں، دونوں ایک ہی دوکان پر کام کرتے ہیں۔ حذیفہ کا تعلق اہلسنت والجماعت حنفی دیوبندی مسلک سے ہے جبکہ شبیر کا تعلق بریلوی مسلک سے ہے، حذیفہ ایک مرتبہ دکان کی دیوار پر ایک اسٹیکر لگا رہا تھا جس میں ''صرف یا اللہ مدد'' لکھا ہوا تھا۔ یہ دیکھتے ہوئے شبیر نے گفتگو کا آغاز شروع کیا۔ جو کہ ہدیہ قارئین کیا جا رہا ہے۔

شبیر: حذیفہ! یہ تم کیا لگا رہے ہو؟

حذیفہ: بھئی! آپ دیکھ نہیں رہے؟ ''صرف یا اللہ مدد'' کا لکھا ہوا اسٹیکر لگا رہا ہوں۔

شبیر: یہ تو میں بھی دیکھ رہا ہوں، لیکن میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اس میں ''صرف یا اللہ مدد'' کیوں لکھا ہے؟

حذیفہ: تو آپ کے خیال میں اس اسٹیکر میں ''صرف'' نہیں ہونا چاہئے تھا۔

شبیر: جی ہاں، صرف لگانے کا مطلب تو یہ ہے کہ اللہ تعالی کے سوا کوئی اور مدد نہیں کر سکتا۔

حذیفہ: جی ہاں! ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالی کے سوا کوئی فوق الاسباب مدد نہیں کر سکتا۔

شبیر: لیکن ہمارے علماء تو بتاتے ہیں کہ انبیاء اور اولیاء بھی ہماری مدد کرتے ہیں لہذا مشکل میں انہیں بھی پکار سکتے ہیں۔

حذیفہ: بھئی! اس طرح کا عقیدہ رکھنا تو شرک ہے۔

شبیر: یار! ایک تو آپ لوگ ہر بات میں شرک شرک کی رٹ لگاتے رہتے ہیں کیا ہم اللہ تعالیٰ کو نہیں مانتے؟ کیا ہم یہ عقیدہ نہیں رکھتے کہ آسمان وزمین کا خالق اللہ ہے؟ چاند اور سورج اللہ تعالیٰ نے بنائے ہیں؟

حذیفہ: یار! تم تو غصے ہو گئے، چلو کل چھٹی ہے، آپ میرے گھر تشریف لائیں میں وہاں آپ کو قرآن وحدیث کی روشنی میں مکمل مسئلہ توحید سمجھاؤں گا انشاء اللہ۔

شبیر: چلو صحیح ہے میں بھی کچھ سوالات ذہن نشین کر کے آؤں گا۔

دوسرے روز شبیر حذیفہ کے گھر پہنچ گیا اور علیک سلیک کے بعد دونوں کے درمیان ''صرف یا اللہ مدد'' کے عنوان پر بحث شروع ہوگئی۔

شبیر: لو حذیفہ بھائی! میں حاضر ہو گیا ہوں آج تم مجھے قائل کرو میں تمہیں قائل کروں گا، آپ لوگ شرک شرک کی رٹ لگاتے رہتے ہیں حالانکہ میں کل بھی آپ کو کہہ چکا ہوں کہ ہم یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ خالق و مالک اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ کیا اس کے باوجود بھی کوئی شرک کر سکتا ہے؟

حذیفہ: بھئی، جذباتی ہونے کی ضرورت نہیں، میں انشاء اللہ آپ کو مطمئن کر کے بھیجوں گا یعنی آپ نے جو یہ کہا کہ ہمارا عقیدہ ہے کہ چاند سورج اللہ تعالیٰ نے بنائے۔ کائنات کا خالق و مالک اللہ ہے تو بھئی یہ سب باتیں تو مشرکین عرب بھی مانتے تھے۔ اس کے باوجود شرک کی گندگی میں پڑے تھے۔

شبیر: یہ کیا کہہ رہے ہو بھائی! کیا مشرکین کائنات کا خالق و مالک و نظام کائنات چلانے والا اللہ تعالیٰ کو مانتے تھے؟ کیا آپ اس پر کچھ دلائل دے سکتے ہیں؟

حذیفہ: جی ہاں! مشرکین عرب اللہ تعالیٰ کو خالق و مالک، موت و زندگی دینے والا ساری

کائنات کے نظام کو چلانے والا مانتے تھے، یہ دیکھو میرے ہاتھ میں ترجمے والا قرآن کریم ہے۔ یہ سورۃ عنکبوت میرے سامنے ہے اس کی آیت نمبر 61 میں اللہ تعالی فرماتا ہے۔

"ولئن سالتهم من خلق السموت والا رض وسخر الشمس والقمر ليقولن الله فانى يو فكون"

ترجمہ:۔ اور اگر آپ ان (مشرکین) سے پوچھیں کہ وہ کون ہے جس نے آسمان وزمین پیدا کئے اور جس نے سورج اور چاند کو کام میں لگا رکھا ہے تو وہ (مشرکین) لوگ یہی کہیں گے کہ وہ اللہ ہے پھر کہاں الٹے جا رہے ہیں؟ یہ دیکھو سورہ یونس پارہ نمبر 11 آیت نمبر 31 رکوع نمبر 4 پر اللہ تعالی کا ارشاد ہے۔

"قل من يرزقكم من السماء والارض امن يملك السمع والابصار ومن يخرج الحيى من الميت و يخرج الميت من الحى ومن يدبر الامر فسيقولون الله فقل افلا تتقون"

ترجمہ: آپ ان (مشرکوں) سے کہئے کہ (بتلاؤ) وہ کون ہے جو تم کو آسمان وزمین سے رزق پہنچاتا ہے (یہ بتلاؤ) کہ وہ کون ہے جو (تمہارے) کانوں اور آنکھوں کا مالک ہے، اور وہ کون ہے جو جاندار کو بے جان سے نکالتا ہے اور بے جان کو جاندار سے نکالتا ہے اور جو تمام کاموں کی تدبیر کرتا ہے؟ پھر وہ (مشرکین) ضرور جواب میں یہی کہیں گے کہ اللہ۔ تو ان سے کہئے کہ پھر تم (شرک) سے کیوں پرہیز نہیں کرتے؟

اسی طرح مشرکین عرب نیک اعمال بھی کیا کرتے تھے، چنانچہ قرآن کریم میں سورہ انعام آیت نمبر 137 پر اللہ تعالی فرماتے ہیں۔

"وجعلو ا لله مما ذرامن الحرث والانعام نصيبا فقالوا هذا لله بزعمهم وهذالشر كائنا ، الآية"

ترجمہ:۔ اور اللہ تعالی نے جوکھیتی اور مویشی پیدا کیے ہیں ان لوگوں (مشرکین) نے ان میں سے کچھ حصہ اللہ کا مقرر کیا ہے اور اپنے خیال میں کہتے ہیں کہ یہ تو اللہ کا حصہ ہے اور یہ ہمارے شریکوں کا حصہ ہے“۔

تو آپ نے دیکھا میرے بھائی! کہ مشرکین اللہ تعالی کے نام کی زکوۃ بھی دیا کرتے تھے اس کے علاوہ آپ کو یہ بات بھی سن کر حیرانگی ہوگی کہ مشرکین عرب اپنے بچوں کا ختنہ بھی کیا کرتے تھے، چنانچہ حجۃ اللہ البالغہ جلد اول میں شاہ ولی اللہؒ نے مشرکین کے بچوں کے ختنے کا ذکر کیا ہے اب میں آپ کو مشرکین عرب کے کچھ اور نیک اعمال بتلاتا ہوں کہ باوجود اللہ تعالی کے ساتھ شرک کرنے کے مشرکین نیک اعمال بھی کرتے تھے۔

مشرکین اور عقیقہ:

مشرکین بچوں کا عقیقہ بھی کیا کرتے تھے۔

(ملاحظہ فرمائے مستدرک جلد 4 ص 228)

مشرکین اور عمرہ:

حضرت ثمامہؓ نے حالت کفر میں عمرہ کا احرام باندھا اور قبول اسلام کے بعد حضور اکرم ﷺ سے دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا عمرہ پورا کرو۔

(نسائی شریف جلد نمبر 1 ص 23)

مشرکین اور اعتکاف:

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ سے سوال کیا کہ میں نے ایام جاہلیت میں اعتکاف کی نذر مانی تھی کہ مسجد میں بیٹھوں گا لیکن نہ بیٹھ سکا آپ ﷺ نے فرمایا نذر پوری کرو۔ (بخاری شریف ج 1 ص 274)

مشرکین اور طواف بیت اللہ:

مشرکین بیت اللہ کا طواف بھی کیا کرتے تھے اور طواف کرتے وقت یہ تلبیہ پڑھتے تھے۔

"لبیک لا شریک لک الا شریکا ھو لک تملکه وماملک"

ترجمہ: ہم حاضر ہیں تیرا کوئی شریک نہیں مگر وہ شریک جو تیرا (مقرر کردہ) ہے تو اس کا مالک ہے وہ مالک نہیں۔

(صحیح مسلم ج 1 ص 224)

مشرکین روزہ بھی رکھتے تھے:

مشرکین عرب عاشورہ کا روزہ بھی رکھتے تھے۔

(بخاری جلد 1 ص 268)

مشرکین عرب اور بیت اللہ کی تعمیر:

مشرکین مکہ نے مسجد حرام کی تعمیر بھی کی تھی اور اس میں جس طرح احتیاط کی وہ بھی قابل دید ہے چنانچہ ابو وہب بن عابد مسجد حرام کا متولی تھا اس نے اعلان کیا تھا کہ مسجد حرام کی تعمیر میں حلال مال ہی لگایا جائے گا لہذا کوئی شخص حرام کار عورتوں کی آمدنی سود کی رقم اور دیگر ظلم سے حاصل کی ہوئی رقم چندے میں ہر گز نہ دے۔

(عمدۃ القاری علی البخاری جلد 1 ص 215)

مشرکین فرشتوں پر بھی ایمان رکھتے تھے:

شاہ ولی اللہؒ نے حجۃ اللہ البالغہ جلد اول صفحہ نمبر 125 پر تحریر فرمایا ہے کہ مشرکین کا اعتقاد تھا کہ اللہ تعالی کی ایک مقرب اور برگزیدہ مخلوق ہے جن کو ملائکہ کہا جاتا ہے وہ نافرمانی نہیں کرتے۔ پس آپ نے دیکھا شبیر بھائی! کہ مشرکین عرب روزی دینے والا، زندہ

کرنے والا اور مارنے والا، آسمان وزمین کا پیدا کرنے والا، چاند اور سورج کو مسخر کرنے والا اور اللہ تعالیٰ ہی کو مانتے تھے اور صرف یہی نہیں بلکہ وہ نیک اعمال مثلاً زکوۃ دینا، عقیقہ کرنا، عمرہ کرنا وغیرہ جیسے نیک اعمال بھی کرتے تھے۔

مشرکین عرب مشرک کیوں تھے؟

شبیر: حذیفہ بھائی! یہ باتیں تو پہلی مرتبہ آپ کے منہ سے سنیں ہیں کہ مشرکین اللہ تعالیٰ کو مانتے تھے اور نیک اعمال بھی کرتے تھے۔ لیکن یہ بات میری سمجھ میں نہیں آرہی کہ پھر وہ مشرک کیوں ٹھہرے، یعنی کیا وجہ ہے کہ ان کو مشرکین کہا جاتا ہے؟

حذیفہ: جی ہاں! اب آپ اصل بات کی طرف آئے ہیں نا! باوجود کہ خدا تعالیٰ کے وجود کے قائل ہونے اور نیک اعمال کے کرنے کے وہ مشرکین جس وجہ سے ٹھہرے وہ بات قرآن کریم میں خود اللہ تعالیٰ نے بیان کی ہے۔

" اذا قیل لھم لا الہ الا اللہ یستکبرون "

(سورۃ صافات پارہ 23 آیت 35)

ترجمہ: جب ان مشرکین) سے کہا جائے اللہ کے سوا کوئی الہ نہیں تو وہ سرکشی (شرک) کرتے ہیں۔

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ مشرکین اللہ تعالیٰ کو خالق اور مالک ماننے کے باوجود صرف اللہ تعالیٰ کو الہ تسلیم کرنے سے انکار اور غرور کرتے تھے تبھی تو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا۔

"لا تتخذوا الھین اثین انما ھو الہ واحد"

(پارہ 14 سورہ نحل رکوع 7)

ترجمہ: تم دو الہ نہ بناؤ، الہ تو صرف ایک وہی ہے۔

شبیر بھائی! آپ دیکھیں یہاں اللہ نے یہ نہیں فرمایا کہ تم دو خالق اور دو خدا نہ بناؤ! بلکہ ارشاد یوں ہوتا ہے کہ تم دو الہ نہ بناؤ کیونکہ مشرکین اپنا اور زمین و آسمان کا خالق صرف اللہ تعالیٰ ہی

کو مانتے تھے لیکن ایک الـــہ کے قائل نہیں تھے بلکہ متعدد الـــہ مانتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کو اسی کلمہ لا الـه الا لـلـه کو بیان کرنے کی وجہ سے طرح طرح کی آزمائشوں سے گزرنا پڑا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کو صادق وامین کہنے والے اور آپ ﷺ کی عزت واحترام کرنے والے کفار قریش جب فاران کی چوٹی پر رسول اللہ ﷺ کی زبان اطہر سے "قولو لا اله الا الله تفلحوا" کی صدا سنتے ہیں تو عزت واحترام کے پہلوؤں کو پس پشت ڈال کر آپ ﷺ کے جانی دشمن بن جاتے ہیں، کیونکہ مشرکین الـــہ کے معنی کو بہت اچھی طرح سمجھتے تھے کہ صرف ایک اللہ تعالی کو الـــہ یعنی مشکل کشا ماننے کی صورت میں ان کے معبودان باطلہ کے الـــہ ہونے کی نفی ہوتی ہے۔ لہذا مشرکین عرب مشرک اس وجہ سے ٹھہرے کہ وہ الـہ یعنی مشکل کشا صرف ایک اللہ کو نہیں مانتے تھے بلکہ اس کے ساتھ اوروں کو بھی الـہ اور مشکل کشا مانتے تھے۔ اور غیروں کو بھی پکارتے تھے جیسا کہ طبقات ابن سعد جلد 2 ص 42 پر غزوہ احد کے بارے میں مذکور ہے۔

"نادی المشر کون بشعارھم یا للعزی یا ھبل"

ترجمہ: مشرکین نے اپنے معمول کے مطابق اے عزی، اے ہبل پکارا۔

تو آج بھی بعض لوگ اللہ تعالی کو خالق، مالک اور رازق تو سمجھتے ہیں لیکن الہ اور مشکل کشا صرف ایک اللہ کو نہیں بلکہ غیر اللہ کو بھی سمجھتے ہیں۔

شبیر: لیکن، ہم تو لا الہ اللہ تو پڑھتے ہیں کیا اس کلمے کے پڑھنے کے بعد بھی کوئی مشرک ہوسکتا ہے؟

حذیفہ: جی ہاں! قرآن کریم میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے۔

"وما یومن اکثرھم باللہ الا وھم مشر کون"

(سورہ یوسف پارہ 13 آیت 106)

ترجمہ: اللہ پر اکثر ایمان لانے والے بھی شرک کرتے ہیں۔

اب اگر کوئی زبان سے تو اس کلمے کو پڑھے لیکن کلمے کے معنی ومفہوم کو نہ مانے تو کلمہ پڑھنے کا کیا فائدہ؟ کلمے میں اقرار ہے کہ لا الہ کوئی مشکل کشا نہیں، بگڑی بنانے والا نہیں، حاجت روا نہیں، پریشانی دور کرنے والا نہیں، اب کوئی غیر اللہ کو بھی مشکل کشا، بگڑی بنانے والا سمجھے تو لاکھ مرتبہ کلمے کو زبان سے پڑھنے کے باوجود بھی کلمے کے مفہوم ومقصد کا انکاری ہوگا۔ دوسروں کو الہ سمجھنے کے بعد زبان سے اس کلمے پاک کو پڑھنے سے کیا فائدہ ہوگا؟

شبیر: لیکن ہم نے سنا ہے کہ لا الہ الا اللہ کا معنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو آپ نے الہ کا معنی حاجت روا، تکلیفیں دور کرنے والا کہاں سے بیان کیا ہے؟

حذیفہ: آپ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں کہ الہ کا معنی معبود بھی ہے لیکن الہ کے اور بھی بہت سے معانی ہیں۔ یہ دیکھیں میرے ہاتھ میں تفسیر ابن عباس ہے جس کے صفحہ نمبر 539 سورہ محمد کی آیت نمبر 19 کے ذیل میں مذکور ہے۔

"انه لا اله الا الله لا ضار ولا نافع ولا مانع ولا معطى ولا معزولا مذل الا الله"

ترجمہ: لا الہ الا اللہ یعنی کوئی نقصان دینے والا نہیں، کوئی نفع دینے والا نہیں کوئی نعمت روکنے والا نہیں، کوئی کچھ دینے والا نہیں، کوئی عزت دینے والا نہیں کوئی ذلت دینے والا نہیں مگر صرف اللہ۔

بھائی شبیر! آپ نے دیکھا کہ الہ کے کتنے معانی ہیں! ان بیان کردہ تمام صفات میں اللہ تعالی کا کوئی بھی شریک نہیں، کیونکہ جب ہم نے کہا کہ لا الہ الا اللہ تو اس کلمے میں اقرار ہے کہ اللہ تعالی کے سوا مشکل کشا، حاجت روا، عزت وذلت دینے والا کوئی نہیں۔ اسی نقطہ الہ میں اختلاف کی وجہ سے مشرکین اور مسلمان میں فرق ہوتا ہے کہ مسلمان صرف ایک اللہ تعالی کو الہ (مشکل کشا، حاجت روا) مانتے ہیں جبکہ مشرکین متعدد الھة کے قائل ہوتے ہیں۔

(باقی آئندہ شمارے میں)

پرانا جال لائے نئے شکاری

حافظ محمد کلیم اللہ (لیہ)

ممکن ہے آپ کہہ اٹھیں کہ عنوان غلط لکھ دیا گیا کیونکہ محاورہ یوں ہے نیا جال لائے پرانے شکاری آپ اس کو کمپوزر کی نااہلی اور مدیر کی کاہلی کے نام سے یاد نہ کریں۔ کیونکہ حقیقت میں راقم نے یہ عنوان خود اسی طرح لکھا ہے وجہ اس کی کیا ہے؟ یہ آگے چل کر عرض کروں گا۔

بہت برس پہلے کی بات ہے کہ ہندوستان کے ایک شہر میں ایک شخص رہا کرتا تھا بچپن سے ہی ''شرمیلا اور باحیا'' تھا۔ لمبے کرتے میں ملبوس بغیر شلوار پہنے بازاروں میں پھر رہا تھا سامنے چند بازاری عورتیں گزریں تو ''شرم'' سے کرُتا اٹھا کر آنکھوں پر رکھ لیا تا کہ ''بد نظری'' کا گناہ سرزد نہ ہو۔

(انوار رضا، شاہ احمد رضا، حیات اعلی حضرت)

اس ''متقی'' شخص نے زمانہ بچپن سے بڑھاپے کا سفر شروع کیا اور اپنے ''تجربے'' کے بل بوتے پر مسند افتاء کی ذمہ داریوں کو ''خوب'' نبھایا۔ شرع متین میں ''نئی تحقیق'' کی داغ بیل ڈالی۔ جسکے نتیجے میں ہندوستان کے بیچارے سارے علماء اس کی نئی تحقیق کی ''زد'' میں آئے۔ خیر نئے ''تحقیقی سفر'' کا مسافر اپنی منزل کی طرف رو بہ قدم رہا۔ کچھ ''رفیق سفر'' بھی مل گئے اور یہ بزبان حال کہہ رہا تھا۔

یہ مسافران اپنی تحقیق کے نئے افق تراشنے لگے، راہ چلتے اس کو بعض وہ لوگ بھی نظر آئے جو پرانی بلکہ بہت پرانی باتیں کررہے تھے۔ وہی عقائد وہی نظریات جن پر چودہ سو سال پہلے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرامؓ چل رہے تھے۔

نئے محققین نے ان کو بتلایا کہ بھئی! یہ ''کام'' بھی دین ہے۔ یہ عقیدہ جدیدہ بھی دین ہے یہ اپنے انگوٹھوں کا بوسہ لے کر ان کو آنکھوں سے لگانا یہ حضور علیہ السلام سے محبت کی علامت ہے۔

سال بعد ایک دن کو بطور عید منانا بھی ہماری نئی تحقیق کے مطابق آقا علیہ السلام سے محبت کی ایک نشانی ہے

جب ان ''سادہ لوح'' علماء نے جواباً عرض کیا کہ حضرت! یہ کام شریعت اسلامیہ کی روسے ''بدعت'' ہیں تو انہوں نے مسکراہٹ ہونٹوں پر بکھیرتے ہوئے ان مسائل کا باآسانی یوں ''حل'' کیا کہ ہاں ''یہ بدعت حسنہ ہے'' یعنی ہے تو بدعت مگر اچھی والی۔

خیر! باہمی گفتگو سے فراغت پاتے ہی اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہوگئے۔ اوران چھوٹی چھوٹی باتوں پر ''الجھنے'' سے بہتر حل یہ نکالا کہ سادہ لوح علماء پر جھوٹے الزامات شروع کردو بعض کتابوں پر اپنی تحقیقی مشق شروع کی تو عجیب وغریب ''جوابات'' آنے لگے۔ مثلاً۔

پہلا الزام۔ گنگوہی کافر ہے۔

دوسرا الزام ۔ قاسم نانوتوی کافر ہے۔

تیسرا الزام۔ اشرف علی تھانوی کافر ہے۔

چوتھا الزام۔ خلیل احمد سہارنپوری کافر ہے۔

نیز ''دعوی مجددیت'' نے ساری مشکلیں ہی آسان کردیں اور ایک اصول مرتب کردیا گیا۔ من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر جو شخص ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے

چنانچہ عالم اسلام میں بسنے والے ہزاروں نہیں لاکھوں مسلمان اس اصول کی بھینٹ چڑھے اور تمام لوگ جو علماء دیو بند اور ان سے اپنی علمی نسبتیں رکھتے تھے وہ بھی کافر قرار پائے

اپنی ''تحقیق لطیف'' کو سند کا جامہ پہنانے کے لئے ''السفر وسیلة الظفر'' کا چلہ کاٹا چنانچہ حرم کعبہ اور مسجد نبوی جیسی مبارک ترین جگہوں پر جا کر اپنی، جھوٹی من گھڑت اور خود ساختہ تحقیق کو یوں پیش کیا۔

''مرزا قادیانی کے عقائد یہ ہیں...... انہی کے متبعین میں قاسم نانوتوی وغیرہ بھی ہے۔'' شیوخ عرب نے بھی اس پر اعتماد کر کے کفر پر فتویٰ جاری کر دیا۔

یوں بزعم خویش نئی تحقیق کے راہی لوگوں نے یہ ''قلعہ'' سر کر لیا۔ دن گزرتے رہے راتیں بیتتی رہیں سورج نکلتا، ڈھلتا اور غروب ہوتا رہا۔ یار لوگوں نے جشن منانا شروع کئے۔

عرب علماء کو اندرون خانہ صورتحال سے آگاہی ہوئی انہوں نے کچھ سوالات لکھ کر اہل سنت علماء کی طرف بھیجے کہ تمہاری بابت ہمیں یہ یہ باتیں معلوم ہوئی ہیں کیا تمہارے یا تمہارے مشائخ کے یہی عقائد تھے؟

اہل سنت علما کو جب اصل صورتحال کا علم ہوا تو سوالات کے جوابات لکھے گئے۔ عرب علماء نے دیکھ کر پڑھا اور ان کو مسلمان قرار دیا پھر خدا کی قدرت ساری دنیا کے مشاہیر مفتیان نے بھی علماء اہل سنت کے عقائد کو صحیح اسلامی قرار دیا۔ یوں اس شکاری کو اپنی زندگی میں ہی ذلت اور رسوائی کا منہ دیکھنا پڑا۔

مجھے حیرت ہوتی ہے اور رہ رہ کر تعجب ہوتا ہے کہ جن فرسودہ اعتراضات کا ان کے آباء کئی بار جواب پا چکے ہیں۔ اور ناکام واپس جا چکے ہیں یہ آج کے نئے شکاری وہی پرانا جال کیوں پھینک رہے ہیں؟؟؟؟ اس لئے میں نے شروع میں کہا تھا۔

پرانہ جال لائے نئے شکاری

حقائق کا بے نقاب چہرہ

مفتی نجیب اللہ عمر (کراچی)

خدا پر یقین کیجئے کہ کئی بار قلم کو تھام کر صفحہ قرطاس پر لاتا ہوں اور پھر واپس لے جاتا ہوں سمجھ نہیں آتا کہ ان حقائق کی ابتداء کس طرح کی جائے جن کو پڑھ کر بے جا حسن ظن کی وادیوں میں بھٹکنے والوں کی عقل ٹھکانے آجائے گی اور غلط فہمیوں کے جال میں پھنسنے والوں کو خلاصی نصیب ہوگی عشق ومحبت کے جھوٹے نعرے لگانے والوں کی آنکھیں کھلیں گی اور پھر وہ حقائق بھی ان رہنماؤں کے چہروں سے نقاب کشائی کر رہے ہیں کہ جن کو چند سادہ لوح، عقل وخرد سے عاری لوگ مقدس رہنما کا لقب دیتے ہیں

عربی زبان کی ایک مشہور کہاوت ہے کہ صاحب البیت ادری بما فیہ (گھر کا مالک گھر کے بارے میں خوب اچھا جانتا ہے)

اور اردو میں کہا جاتا ہے کہ گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے بریلوی مسلک کے مولوی عبدالحکیم شاہ جہاں پوری صاحب لکھتے ہیں ستم ظریفی تو یہ ہے کہ یہی کفار کی دوستی ہی تو ہماری تنزل اور بردباری کی سب سے بڑی وجہ ہے جس نے ہمیں دھوبی کے کتے کی طرح گھر کا رکھا نہ گھاٹ کا اس کے باوجود ہم اس زھر کو کھانے کیلئے ہمیشہ تیار بیٹھے رہتے ہیں

نئے نئے دوست بلکہ آقا تلاش کرنے میں مصروف رہتے ہیں اور جب کوئی آقا مل جاتا ہے تو ہماری کلاہ افتخار میں چار چاند لگ جاتے ہیں اور یہ احساس تو دل کے کسی

گوشے کے نزدیک سے ہو کر بھی نہیں گزرتا کہ اس طرح ہم میٹھا زھر کھا کر اپنی موت کو دعوت دے رہے ہیں اس طرح تو ہم خود اپنے ہاتھوں ملت اسلامیہ کی جڑیں کاٹ رہے ہیں اور خدا کے دشمنوں یعنی کافروں اور مشرکوں کی جڑیں مطبور کر کے اگر کسی نے پامال تک پہنچائی ہوئی ہیں تو وہ بدنصیب ہم ہیں جنہیں ایک جانب خدا پر ایمان رکھنے کا دعوی ہے اور دوسری طرف خدا کے دشمنوں سے دوستی بلکہ خود فروشی تک کا رابطہ ہے۔

(رسائل رضویہ ص ۱۸ ج ۲)

اسی طرح کی ایک حقیقت سے مولوی صائم چشتی بریلوی بھی آگاہ کرتے ہیں

تاسف اس امر پر ہے کہ کچھ لوگ ہمارے اپنے ہوتے ہوئے بھی غیروں کی گھناونی سازش میں دانستہ یا غیر دانستہ شریک ہوتے ہوئے نظر آتے ہیں

متاعِ کارواں لٹنے کا کس کافر کو صدمہ ہے
الم یہ ہے کہ تمہارا لوٹنے والوں میں نام آیا

(حوالہ کتاب عیون المطالب ص ۱۲۸)

بریلوی کس معنی میں سنی؟

ڈاکٹر ظہور احمد اظہر بریلوی کی بھی سنتے جایئے۔

آج ہماری ملت اسلامیہ کی سب سے بڑی بدبختی اور بدنصیبی یہ ہے کہ ہم سنی سنائی باتوں پر یقین کرتے ہیں

(ماہنامہ کنز الایمان ص ۱۴ نومبر ۱۹۹۳ء لاہور)

ان حقائق کا اظہار جو کر رہے ہیں ان کا تعلق ملت بریلویہ سے ہے لھذا اپنے گھر کے بارے میں ان کی یہ واشگاف حقیقت رد نہیں کی جا سکتی۔

ا۔ مقدس رہنماؤں کی عملی زندگی:

شکم پروری۔

مدیر المیزان اپنے مولوی صاحب کو لکھتے ہیں۔

جن علماء کرام کے نام گشتی مراسلہ میں آپ نے جاری فرمایا ہے وہ یا آرام پسند ہو چکے ہیں یا گوشہ تنہائی کو سب کچھ سمجھ بیٹھے ہیں یا پھر احمد رضا کا نام لے کر شکم پروری میں مبتلا ہیں۔

(ماہنامہ المیزان ممبئی ص ۱۴۷ احمد رضا نمبر ۱۹۔ اداریہ)

۲۔ جہالت کی مذہبی پیشوائی کا ماتم:

جناب اعجاز بریلوی کا سنسنی خیز انکشاف بھی پڑھ لیں

"مولوی احمد رضا کے جتنے بھی پرستار آج تک پیدا ہوئے سب کے سب مدارس کے فارغ علماء دین تھے ان میں کوئی مجذوب عشاق سر گرداں و پریشاں نہیں تھا

ایسا صاحب جلال و جمال آقا و مولا نظام الدین نہیں تھا جو اپنے پیر و مرشد کی اندرونی کیفیات انہماک، عبادت، خلوص وتقویٰ وطہارت اور بے چینی، درد و فرقت کی کیفیات کو پیش کر سکتا۔

(ماہنامہ المیزان احمد رضا نمبر ص ۲۱۷)

دیکھئے اس بحر کی تہہ سے اچھلتا ہے کیا
گنبد نیلوفر رنگ بدلتا ہے کیا

تن آسانی کا مرض:

مدیر صاحب! ایک اور سچائی سے پردہ اٹھاتے ہیں

نہ جانے کب وہ ساعت آئے گی جب ہمارے علماء تن آسانی کی وادیوں سے باہر آئیں گے اور موجودہ دور کے چیختے ہوئے تقاضوں پر کان دھریں گے

(المیز ان احمد رضا نمبر ص ۴۸۔ اداریہ)

شکم پروری، سنی سنائی باتوں پر یقین کر لینا، عشق و محبت سے عاری تقویٰ و خلوص کا فقدان، تن آسانی کا جذبہ، یہ تمام وہ صفات ہیں جو خود اپنے اقرار سے اعتراف جرم کی اعلیٰ مثال ہیں

ہم نہ کہتے تھے کہ اے داغ تو زلفوں کو نہ چھیڑ
اب وہ برھم ہیں تو ہے قلق تجھ کو یا ہم کو

اوپر ذکر کی جانے والی صفات کے حاصل علماء اہل السنّت کہلانے کے حقدار ہیں؟

ان ذہنی خلشوں کا جواب ایڈیٹر ماہنامہ کنز الایمان کی زبانی سنئے وہ نواز شریف کے نام لکھے جانے والے مکتوب (خط) میں لکھتے ہیں:

"ہمیں مولویوں اور علماء سوء نے جس میں ڈاکٹر اسرار احمد، مولوی طاہر القادری، مولوی غلام مرتضیٰ، ریاض حسین وغیرہ نے اپنی ذاتی شناخت کے لیے اپنے بنائے ہوئے مذہب کی طرف لگا دیا جو کہ دین اسلام کے منافی ہے

(ماہنامہ کنز الایمان لاہور اپریل ۱۹۹۷ ص ۳۵)

۴۔ دینی شقاوت کی زندہ مثال:

یہ منافی اسلام مذہب کے پیروکار مقدس رہنما اور جماعت اہل السنّت کا لیبل لگا کر منبر محراب کے تقدس کو پامال کرنے والے حضرات کی مذہبی بے چارگی کا رونا نہ رویا جائے کیا کیا جائے جن کی حرکتوں کا اظہار خود اپنے ہی ان الفاظ میں کر رہے ہیں۔

جماعت بریلویہ کے خلاف شرع کام:

علماء حضرات منبر رسول پر کھڑے ہوکران (دیدار علی شاہ) کی تصویر کو فروخت کررہے ہیں

(ماہنامہ کنزالایما اداریہ جولائی ۱۹۹۶ء ص ۴)

ان دیوانگان سے کوئی سوال کرلے کہ منبر رسول پر کھڑے ہوکر یہ غلط چال چلنا کیا اسلام سے بغاوت نہیں دیدار علی شاہ کی تصاویر کو فروخت کرنے کیلئے اسلام سے آنکھیں بند کرلینا کہاں کا عشق ہے۔

اہم راز کا انکشاف:

ماہنامہ کنزالایمان لاہور لکھتا ہے

جونہی اسلامی جمہوری اتحاد کی حکومت آئی اور نواز شریف وزیراعظم بن گئے تو انہوں نے درود وسلام پر پابندی عائد کردی اس کے خلاف احتجاج بھی کئے گئے لیکن شنوائی نہ ہوئی انہیں مجاہد ملت مولانا عبدالستار خاں نیازی جیسے وزیر مذھبی امور کا ساتھ حاصل تھا

(ماہنامہ کنزالایمان فروری ۱۹۹۴ ص ۳ لاہور)

مسلکی جذبات کی سطح سے بالاتر ہوکر صرف حمایت حق کی بنیاد پر فیصلہ کیجئے کہ درود وسلام کی بندش کے خلاف احتجاج کی شنوائی نہ ہونے کی وجہ اگر مولانا نیازی تھے جو کہ مذھباً بریلوی ہیں

تو پھر نصف صدی سے زائد عرصے سے علماء اہل السنّت کے خلاف یہ زہر اگلنا کہ وہ درود کے منکر ہیں کہاں کی دیانت ہے

اگر شخصیت پرستی کی وباء کا شکار نہ ہوئے تو ہمیں امید ہے بریلوی حضرات ان راہنماؤں سے قطع تعلق ہوکر اہل السنّت دیوبند سے وابستہ ہونے میں تاخیر نہیں کرینگے

لیکن مولوی غلام رسول سعیدی کا نوحہ بھی معنی خیز ہے وہ لکھتے ہیں

''ہمیں افسوس ہے کہ اہلسنت (بریلوی) میں نظریہ پرستی کی جگہ شخصیت پرستی جڑ پکڑ چکی جس سے اہلسنت (بریلوی) مسلک محدود ہو کر رہ گیا''

(شرح صحیح مسلم ص ۲۷ کتاب الزہد)

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ عشق و محبت کے دعویداران احباب کی یہ شان حریفانہ سلامت جن مکروہ عزائم کو لیے پھر رہے ہیں ان سے ان کے دعوے میں کوئی آنچ نہیں آتی؟

یہ دوسری بات ہے کہ مولوی چشتی بریلوی کا کہنا ہے کہ

ہم لوگ تو محبت کے زبانی دعاوی تک محدود ہیں اور اسی نشہ میں سرشار رہتے ہیں کہ ہماری مثل شاید ہی کوئی دوسرا شخص مومن ہو۔

(عیون المطالب ۱۲۲)

ایک افسوس ناک انکشاف:

یہی مولوی ابراہیم صائم چشتی اپنے رضا خانی علماء کو مخاطب کر کے لکھتے ہیں:

''دھوکہ کریں فریب کریں یا دغا کریں
ہم کاش دوسروں پہ نہ تہمت دھرا کریں

قائلین سماع بالمزامیر کے ساتھ آپ کا نرم رویہ بھی آپکو اتباع اعلیٰ حضرت سے محروم کر سکتا ہے''

(عیون المطالب ص ۱۱۲ ج ۱)

کیا کہہ دیا موسیقی کے ساتھ قوالیوں کو جائز کہنا صرف اعلیٰ حضرت کی اتباع سے محرومی ہے یا اس سے اسلام پر بھی کوئی ٹھیس پہنچتی ہے۔ نہیں جناب! اتباع اعلیٰ حضرت تو ہر

فرض سے اہم فرض.......

''اور نبی کی اطاعت تو فرض بھی نہیں''

(تفسیر نعیمی ص ۲۰۲ ج ۱۶)

پھر زیادہ رنج وغم تو اسی پر ہونا چاہیئے جس کا مقام جتنا زیادہ ہو۔

یہ وہ لمحہ ہے کہ اب بھی نہ اگر ھوش آیا موت کو سامنے پاؤ گے جدھر جاؤ گے

بریلوی مسلک کا خمیر:

ماہنامہ جام نور دہلی سے شائع ہونے والا ایک جریدہ ہے یہ کسی سنی دیوبندی کا رسالہ نہیں بلکہ ارشد القادری بریلوی جیسے متعصب رضاخانی کا جاری کردہ ہے اس کے شمارہ اکتوبر سن ۲۰۰۷ میں ایک مضمون بعنوان (دعوت وتبلیغ کی راہیں مسدود کیوں؟ چھپا ہے۔

اس میں مولوی ذیشان احمد مصباحی بریلوی لکھتا ہے

علماء کی تنگ نظری کا ڈھنڈورا شریعت کے اس اہم تکفیری مسئلہ کا مذاق ان مباحث کے اہم عناصر تھے جن کے خمیر سے میڈیا نے ایک ایسا مذہب تیار کیا جو نہایت فرسودہ اور تنگ نظر ہے (مسلک اعلیٰ حضرت) اور ایک ایسی قوم (بریلوی) جو ایک دوسرے کو مسلمان نہیں سمجھتی

(جامعہ نور ص ۵ نومبر ۲۰۰۶ دہلی)

(بحوالہ اعلیٰ حضرت بریلی ص ۴۲ جنوری ۲۰۰۸ء)

رئیس التحریف مولوی ارشد القادری بریلوی کے پوتے مولوی خوشتر نورانی کے زیر ادارت شائع ہونے والے اس مجلہ نے بریلویت کے حقیقی خدوخال سے اندازہ لگا کر کیسے مناسب عناصر کا انتخاب کیا ہے ہمشکر گزار ہیں موصوف کے کہ انہوں نے امت کو آگاہ کر دیا کہ اہل السنت یا سنیت کا نام لیکر امت کو مسلمہ عقائد سے انحراف کرنے والے اہل السنت

نہیں بلکہ فرسودہ تنگ نظر اور کافر گر قوم ہے۔

انہیں مولوی ذیشان مصباحی فاضل دار العلوم اعظم گڑھ بھارت کی ایک اور تحریر ملاحظہ ہو

''بریلوی انتہائی شدت پسند اور قدامت پرست ہیں''

(ماہنامہ جام نور اکتوبر ۲۰۰۷ بحوالہ ماہنامہ اعلیٰ حضرت بریلی ص ۴۵ جنوری ۲۰۰۸)

کتنے پتے کی بات کہہ گئے ہیں مصباحی صاحب تعصب کی عینک کو اتار کر اور گہرائی میں جا کر اگر کوئی سوچے تو یہ عقدہ کھلنے میں بھلا کتنا وقت لگے کہ بریلوی مذہب جو کہ مسلک اہل سنت دیوبند کی تکفیر میں دن رات شام وسحر بے چین رہنے والے خود اپنے گھر کی گواہی سے کسی کٹہرے میں لا کھڑے کر دیئے گئے ہیں۔

ماہنامہ اعلیٰ حضرت بریلوی کے ذریعے مصباحی صاحب کا یہ ملفوظ بھی پڑھتے جائیں

بریلوی گنواروں کی جماعت ہے

(ماہنامہ اعلیٰ حضرت ص ۳۷)

آگے یہی مولوی صاحب لکھتے ہیں:

''امام احمد رضا بریلوی کے ماننے والوں نے بہت غلو سے کام لیا ہے''

(ماہنامہ اعلیٰ حضرت ص ۳۷ جنوری ۲۰۰۷ بریلی)

ہم تو سمجھے تھے بڑے صوفی ہیں وہ
لب جو کھولے تو محفل کو ہنسی آگئی

اتنے پے در پے حقائق اور اعتراف کے بعد بھی اگر کوئی شخص بریلویت کے بارے میں خوش عقیدگی رکھتا ہے تو اس کے متعلق سوائے اس کے کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ اس کی غیرت ایمانی مر چکی ہے اسے اب خدا اور رسول ﷺ کی خوشنودی عزیز نہیں بلکہ محض اپنے

اقتدار کی نمائش پسند ہے ملاحظہ فرمائے!

یہ ہے کردار اس جماعت کے افراد کا اور یہ حقیقت ہے ان کی جماعت کی جو خود کو عشق و محبت کا بلا شرکت غیرے وارث سمجھتے ہیں۔

(ا) مولوی صائم چشتی لکھتے ہیں کچھ عرصے سے ہمارے علم میں بعض ایسے حضرات آئے ہیں جن کی گفتگو سے یوں معلوم ہوتا ہے ان میں خارجیت کے جراثیم آہستہ آہستہ سرایت کرتے جا رہے ہیں حالانکہ وہ صحیح العقیدہ سنی متصور کیے جاتے ہیں۔

(عیون المطالب ص ۱۳۴)

غور فرمائے! خارجیت کے جراثیم کا آہستہ رگوں میں سرایت کرنا کیا رنگ دکھائے گا صحابہ کرام ؓ جیسی مقدس پاکیزہ ہستیوں کی تکفیر کرنے والی جماعت خوارج کے جراثیم جن کے عقائد میں داخل ہونگے کیا ان عقائد کی حامل جماعت کو اہلسنت کا نام دیا جاسکتا ہے؟ ہرگز نہیں اس خبر کے ساتھ قارئین یہ قیامت انگیز خبر بھی منسلک کرلیں تو ذھن کی حیرانگی دوچند ہو جائیگی

مولوی صائم لکھتے ہیں

''ایک ناقابل تذکرہ سنی مولوی صاحب کو یہ کہتے ہوئے بھی سنا گیا کہ چھوڑ دیا رعلیؓ کی بہادری بھی دیکھ لی گھر مین بی بی فاطمہ ؓ نے ڈنڈوں سے مارا تو مسجد کی طرف دوڑ پڑے اس واقعہ کی عینی شاہد بفضل اللہ تعالیٰ بقید حیات ہیں اگر کسی کو شک ہو تو وہ ہم سے مل کر اپنی تسلی کرسکتا ہے''

(عیون المطالب ص ۱۲۴ ج ا)

ہائے افسوس: داماد رسول ﷺ خلیفہ راشد ابوالحسن والحسن ؓ جناب علی المرتضیٰ ؓ کی شان رفیع میں کس بے حیائی اور ڈھٹائی سے گستاخی کردی۔ بے ادبی اور توھین کے کس

زینے پر جا بیٹھے

اے مسلمان اگر تیری غیرت مقتل گاہ کی نذر نہیں ہوئی؟

اگر تیری رگوں میں اب بھی اسلام کا خون ہے؟

اگر تیرا ایمان اب بھی تیری رفاقت میں ہے؟

تو میں نہیں سمجھتا کہ تو کر حقیقت وانصاف کا خون کر کے امانت ودیانت کا جنازہ نکال کر انکے بارے میں مصلحت کا شکار ہوگا

جب سر محشر وہ پوچھیں گے بلا کے سامنے
کیا جواب جرم دو گے تم خدا کے سامنے

دردمندانہ اپیل:

مضمون کے اختتام پر انصاف پسند امانت دار قارئین سے ایک بات کہنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ رضا خانیت کی دینی و مذہبی شقاوتوں کے بے نقاب کرنے والے جتنے حوالے میں اس باب میں درج کیے ہیں وہ ہمارے نہیں ہیں بلکہ بریلوی فرقے کے ذمہ دار علماء اور مشائخ کے ہیں اس لیے تسلیم کرنا ہوگا کہ یہ سارے محض الزامات نہیں بلکہ بالکل حقیقت پر مبنی ہیں

اس لیے اس بات کی کوئی گنجائش باقی نہیں ہے کہ ہم نے کسی غلط جذبے میں صرف بریلوی جماعت کو بدنام کرنے کیلیے الزامات تراشے ہیں میں نہایت سنجیدگی سے کہ رہا ہوں دو انہوں کے پیچھے اور میرے اکابر کو کسی جماعت کے ساتھ کوئی ذاتی رنجش نہیں ہے دبلکہ ہ رجماعت کے ساتھ اخروی سعادت اور دینی مفاد کا تعلق ہوتا ہے اور قطع تعلقی کا سبب بھی محض دین کی وجہ سے ہوتا ہے آخر میں ارشد القادری بریلوی کے پوتے کی زیر ادارت شائع ہونے والے مجلہ جام نور کے حوالے سے میں بے خبر بریلوی حضرات تک یہ پیغام پہنچانا

چاہتا ہوں

مولوی ذیشان احمد بریلوی لکھتے ہیں

''بریلوی اعلیٰ حضرت کا خانہ زاد فرقہ ہے کیا اس کی ضرورت نہیں کہ ہم اپنی روش سے باز آئیں اور اعتدال کو جو کہ مسلک اہل السنّت والجماعت کا خاصہ ہے گلے لگائیں''

(ماہنامہ اعلیٰ حضرت بریلی جنوری ۲۰۰۸ ص ۴۵)

مراد ما نصیحت بود و گفتیم

حوالت باخدا کردیم و رفتیم

نوٹ: زیرِ نظر مضمون پہ چین بجبیں ہونے سے پہلے یہ پیشِ نظر رہے کہ یہ تحریر بریلوی حضرات کی کتب سے ماخوذ ہے۔

ساٹھ سالہ عبادت

مرسلہ قاری عبدالحمید نواب شاہ

حضرت امام محمد بن سلیل بخاریؒ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حجۃ الاسلام حضرت امام غزالیؒ کی خدمت میں حاضر تھے ایسے میں انہوں نے بدعتیوں کے خلاف بات شروع کردی ہم نے سوچا یہ کیا شروع کر دیا ہے یہ سوچ کر ہم نے ان سے عرض کیا حضرت اس ذکر کو چھوڑ دیتے مہربانی فرما کر حدیث کا درس شروع کیجئے یہ زیادہ بہتر ہے ہمارے بات سن کر حجۃ الاسلام امام غزالیؒ نے ارشاد فرمایا:

بدعتیوں کے رد میں بات کرنا مجھے 60 سال کی عبادت سے زیادہ بہتر ہے۔

(از تلبیس ابلیس)

نبی کریم ﷺ کی بشریت قران وسنت کی روشنی میں

مولانا امجد سعید

محترم قارئین! بریلوی حضرات کا دعویٰ ہے کہ نبی ﷺ ظاہر کے اعتبار سے بشر تھے اور ذات اور حقیقت کے اعتبار سے نور جیسے جبرائیل علیہ السلام حضرت مریم علیہ السلام کے پاس آئے تو بشر بن کر مگر ذات کے اعتبار سے نور تھے ہم اہل سنت کا موقف اس بارے میں یہ ہے کہ اللہ نے اپنے حبیب ﷺ کو بے مثال بشر بھی بنایا اور ان کو امت اور تمام عالم کے لئے نور ہدایت بھی بنایا۔ آپ ﷺ ذات کے اعتبار سے تو خیر البشر اور سید البشر ہیں اور صفت ہدایت کے اعتبار سے نور، کفر و گمراہی کے اندھیروں میں مبتلا لوگ آپ ﷺ کی ذات اقدس سے ہدایت کا نور پاتے ہیں۔ یاد رکھیے ہم اہل سنت قطعاً قطعاً نبی ﷺ کو اپنے جیسا بشر نہیں کہتے (نعوذ باللہ) یہ اہل بدعت کا اہل سنت پر بہتان ہے۔ (ادارہ)

انبیاء کرام علیہم السلام کی بشریت ایک حقیقت ہے:

نبی کریم ﷺ اور انبیاء علیہم السلام کی بشریت ایک ایسی حقیقت ہے جسے کوئی بھی صاحب عقل اور ذی شعور انسان جھٹلا نہیں سکتا۔ اللہ رب العزت نے قرآن مجید کے اندر جا

بجا اس بات کی وضاحت فرمائی ہے چنانچہ ان لوگوں کو جو یہ کہتے ہیں کہ ’’نبی‘‘ اور ’’رسول‘‘ تو کوئی فرشتہ یعنی نورانی مخلوق ہی ہونا چاہیئے تھا۔ یہ ہم جیسا انسان اور بشر کیوں رسول بنا کر بھیجا گیا؟ ان کے اس طرح کے مختلف سوالات کے جوابات اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں دیئے ہیں ہم انتہائی اختصار کے ساتھ ان کا تجزیہ یہاں پیش کرتے ہیں انشاء اللہ ان آیات اور قرآنی فیصلوں کو پڑھ کر ایک سلیم الفطرت اور سمجھ دار آدمی کو فیصلہ کرنے میں کوئی دقت محسوس نہیں ہوگی اور وہ اس نتیجہ پر پہنچے گا کہ انبیاء علیہم السلام بشر اور تمام انسانوں کے سردار ہیں۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

”ولو جعلناہ ملکا لجعلناہ رجلا وللبسنا علیھم ما یلبسون“ (انعام ۹)

’’اور اگر ہم کسی فرشتہ کو رسول بنا کر بھیج دیتے تو وہ بھی آدمی کی ہی صورت میں ہوتا اور انہیں شبہ میں ڈالتے جس میں اب مبتلا ہیں۔‘‘

دیکھیئے اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے زاویہ سے انسانوں کو یہ بات سمجھائی ہے کہ اگر ہم فرشتہ ہی رسول بنا کر بھیجتے تو وہ اصلی حالت میں تو آنہیں سکتا تھا کیونکہ لوگ اس کو اس حالت میں دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ اور اگر وہ انسانی شکل میں متشکل ہو کر آتا تو اعتراض کرنے والوں پر پھر وہ معاملہ مشتبہ رہتا اور یہ کہتے پھرتے کہ دیکھو انسان ہی رسول بن کر آ گیا لہذا اس لئے ہم نے کسی بھی فرشتے کو رسول بنا کر نہیں بھیجا۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے ’’ملک‘‘ فرشتہ کے رسول نہ بنانے کی حکمتوں کو صاف اور بڑے واضح انداز میں بیان فرما دیا ہے۔

ایک اور زاویہ نگاہ سے بھی سمجھ لیجئے

اب آیئے ایک دوسرے مقام کی طرف جس میں اللہ تعالیٰ نے اس سے بھی زیادہ کھلے انداز میں انبیاء علیہم السلام کی بے مثال بشریت کو بیان کیا ہے اور عجیب انداز میں

بیان کیا ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

"وما منع الناس ان یومنوا اذ جاء هم الهدی الا ان قالوا ابعث الله بشرا رسولا " **(بنی اسرائیل آیت ۹۴)**

"اور لوگوں کو ایمان لانے سے جبکہ ان کے پاس ہدایت آ گئی صرف اس چیز نے روکا ہے کہ کہنے لگے کہ اللہ نے آدمی (بشر) کو رسول بنا کر بھیجا۔"

یہاں بھی پھر وہی بات اور وہی اعتراض جو مشرکین کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے دہرا کر جواب میں بڑا پیارا اور سمجھانے والا جملہ نازل فرمایا۔ چنانچہ ارشاد فرمایا۔

"قل لو کان فی الارض ملائکة یمشون مطمئنین لنزلنا علیهم من السماء ملکا رسولا"

(بنی اسرائیل آیت ۹۵)

ترجمہ:۔ آپ کہہ دیجیے کہ اگر زمین میں فرشتے اطمینان سے چلتے پھرتے ہوتے تو ہم آسمان سے ان پر فرشتہ ہی رسول بنا کر بھیجتے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مشرکین کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ تم کہتے تو کہ ہم پر کوئی فرشتہ رسول بنا کر کیوں نہیں بھیجا گیا؟ اگر ہم تم پر کوئی فرشتہ بھیجتے تو اس کی صورت تو یہی تھی کہ تم بھی فرشتے ہی ہوتے لیکن تم زمین پر چلنے پھرنے والے لوگ فرشتے نہیں ہو بلکہ انسان اور بشر ہو تو پھر تمہیں سمجھانے کے لئے آسمان سے فرشتہ کیسے آتا؟ جب تم انسان اور بشر ہو تو پھر تمہاری طرف انسان اور بشر ہی رسول بن کر آنا تھا اس لئے ہم نے رسول انسان کو ہی بنا کر بھیجا۔ یہ تم کیسی بے تکی اور بے سروپا باتیں کرتے ہو کچھ تو سمجھنے کی کوشش کرو۔

قرآن پاک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشریت کا اعلان:

اس طرح مشرکین کو سمجھاتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کی بشریت کا

یوں اظہار فرمایا ''قل انما بشر مثلکم یوحی الی'' (الایۃ)

(کھف آیت ۱۲۰)

آپ کہہ دیجئے کہ بے شک میں انسان ہوں جیسے تم انسان ہو اس آیت میں تو اللہ رب العزت نے نبی کریم ﷺ کی بشریت کو بالکل صاف اور واضح انداز میں بیان فرما دیا ہے اور فرمایا کہ آپ کہہ دیں کہ میں جنس ہونے کے اعتبار سے تو انسان ہوں البتہ مرتبہ ومقام اور افضلیت کے اعتبار سے اعلی وارفع ہوں کہ تم اس کا ذرہ برابر بھی مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اور وہ مرتبہ یہ ہے کہ مجھ پر رب العالمین کی وحی نازل ہوتی ہے ظاہر ہے کہ کسی بھی انسان پر ہم میں سے اور صحابہ کرام ؓ میں سے اور اولیاء اللہ میں سے وحی نہیں آتی لہذا نبی کریم ﷺ کا مقام اور مرتبہ اتنا بلند ہے کہ ہم اس کے ذرہ کو بھی نہیں پہنچ سکتے۔

لیکن اس سب کے باوجود آپ ﷺ جنس کے اعتبار سے بے مثل بشر ہی ہیں کیونکہ قرآن مجید میں اللہ تعالی نے آپ ﷺ کو بشر ہی فرمایا ہے اور یہ بات بھی سمجھ لیجئے کہ قرآن مجید میں جس جگہ بھی نبی کریم ﷺ کے لئے نور کا لفظ استعمال ہوا ہے اس سے ''صفاتی نور'' نور ہدایت مراد ہے۔ یعنی نبی کریم ﷺ اس امت کے لئے رشد وہدایت کا نور اور روشنی بن کر آئے ہیں نہ کہ ذاتی نور مراد ہے۔ کیونکہ ذاتی نور مراد لینے سے قرآن پاک کی ... آیات سے ٹکراؤ لازم آئے گا اور پھر پوری امت میں سے کسی ایک بھی محدث ومفسر اور فقیہہ نے نبی کریم ﷺ کو ذاتی نور مانا ہے اور نہ ہی کہا ہے بلکہ آپ ﷺ کے سید البشر اور خیر البشر ہونے کا اعلان کیا ہے۔

مخلوقات میں سب سے افضل بشر وانسان ہے:

یہاں پر ایک اور بات بھی عرض کردوں کہ اللہ تعالی نے تین قسم کی مخلوقات پیدا فرمائی ہیں۔

(۱) بشر، انسان جو خاکی ہے، یعنی مٹی سے پیدا شدہ۔ (۲) فرشتے جو نوری ہیں یعنی نور سے

پیدا شدہ۔(۳) جنات جوناری ہیں یعنی آگ سے پیدا شدہ۔

ان تینوں مخلوقات میں سے سب سے فضیلت والی مخلوق انسان اور بشر ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''ولقد کرمنا بنی آدم'' (الآیۃ)

(بنی اسرائیل آیت ۷۰)

''اور ہم نے آدم کی اولاد کو عزت اور اکرام بخشا۔''

اور دوسری جگہ فرمایا ''لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم'' (سورۃ التین) پکی بات ہے کہ ہم نے انسان کو سب سے زیادہ خوبصورت پیدا کیا ہے اب سوچنے کی بات ہے کہ جس مخلوق کو اللہ تعالیٰ نے سب سے زیادہ خوبصورت پیدا کیا اور عزت والا بنایا ہے اس سے انبیاء علیہم السلام کو نکال دیا جائے اور کم درجہ والی مخلوقات میں شامل کرلیا جائے یہ کیسے مانا جاسکتا ہے؟ اور کیوں کر ہوسکتا ہے؟ پس اسی حقیقت سے مسئلہ کی نوعیت کو سمجھ لیا جائے اور نبی کریم ﷺ جو کہ افضل البشر اور سید البشر ہیں اور دیگر انبیاء علیہم السلام کی بشریت کو تسلیم کرلیا جائے

یہ چند ایک معروضات صرف آپ کی مذہبی غیرت اور دینی حمیت کو جھنجھوڑنے کے لئے عرض کی گئی ہے وگرنہ انبیاء کرام علیہم السلام کی بے مثال بشریت کا مسئلہ تو اتنا واضح اور اٹل ہے کہ اس کا انکار چودہ صدیوں میں سے کسی دور میں بھی امت مسلمہ اور اہل علم میں سے کسی نے نہیں کیا۔ یہ مسئلہ تو برصغیر میں اہل بدعت کا پھیلایا ہوا، اگر تاریخ میں سے جناب مولوی احمد رضا خان صاحب کو نکال دیا جائے تو آپ یہ مسئلہ کہیں بھی نہیں دکھا سکتے۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ مسئلہ ماضی قریب میں ہی پیدا ہوا، اس سے پہلے تمام مسلمان اور آئمہ مجتہدین، انبیاء کرام علیہم السلام کی بے مثال بشریت کے قائل تھے اور آج بھی ان کے سچے متبعین یہی نظریہ رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح عقائد کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

قسط نمبر 2

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ کا مسلک

مولانا ابوایوب قادری

(۱۲) بریلوی حضرات لیغفر لک اللہ کا (الایۃ) ترجمہ کرتے ہیں اللہ تیرے سبب سے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف کردے جبکہ شیخ دہلویؒ لکھتے ہیں بہ تحقیق آمرزیدہ است خدائی تعالی مرارا انچہ پیش گذاشتہ از گناھان اووانچہ پس آمدہ (اس میں حضرت دھلوی نے گناہ کی نسبت نبی پاک ﷺ کی طرف کی ہے)

(اشعۃ اللمعات ج ۱ ص ۱۳۷)

(۱۳) بریلوی حضرات بدعات پر حسنہ کا لیبل لگا کر قبول کر لیتے ہیں جبکہ شیخ فرماتے ہیں ھو بدعت ضلالت است یا سبب ضلالت است. (یعنی ہر بدعت ضلالت ہے یا ضلالت کا سبب ہے۔

(اشعۃ اللمعات ج ۱ ص ۱۵۰)

دوسری جگہ لکھتے ہیں۔ پس چنگ در زدن بسنت اگرچہ اندک باشد بھتر است از نوید ید کردن بدعت اگرچہ جسنہ بود زیرا کہ باتباع سنت پیدا مشود نورو یگر فتاوی بدعت درمی آید ظلمت

(اشعۃ ج ۱ ص 158)۔

یعنی سنت کو مضبوطی سے تھامنا اگرچہ وہ چھوٹی ہو بہتر ہے بدعت کو پیدا کرنے

سے اگر چہ وہ حسنہ ہی کیوں نہ ہو کیونکہ سنت کی اتباع سے نور آتا ہے اور بدعت میں گرفتار ہونے سے ظلمت۔

(۱۴) نبی پاک ﷺ کا فرمان کہ سواد اعظم کی پیروی کرو۔ بریلوی حضرات سواد اعظم سے مراد عوام کی اکثریت لیتے ہیں جبکہ شیخ دہلویؒ فرماتے ہیں۔ مراد حث و ترغیب است بر اتباع آنچه اکثر علماء دراں جانب اند

(اشعۃ ج۱ ص154)۔

یعنی لوگوں کو اس بات کی ترغیب دی گئی ہے کہ اس کی اتباع کرو جس طرف اکثر علماء ہوں۔ بریلوی زہر کا پیالہ پی سکتے ہیں اپنے علماء کی کثرت نہیں دکھا سکتے۔ نہ ان کے مدارس زیادہ ہیں نہ علماء۔

(۱۵) بریلوی دوست نمازوں کے بعد مصافحہ کے قائل اور اس پر عمل پیرا ہیں جبکہ شیخ دہلویؒ لکھتے آنکه بعض مرد مصافحه بعد از نماز می کنند یا بعداز نماز جمعه چیزی نیست و بدعت است از تخصیص وقت اما سنیت مصافحه که علی الاطلاق باقی است پس بو جهے سنت است بو جهے بدعت. (انتهی)

(اشعۃ ج۴ ص۲۲)۔

یعنی بعض لوگ نماز کے بعد یا جمعہ کے بعد مصافحہ کرتے ہیں یہ کوئی چیز نہیں یہ بدعت ہے وقت کو خاص کرنے کی وجہ ہے بہر حال مطلقاً مصافحہ کا سنت ہونا وہ باقی ہے پس یہ ایک وجہ سے سنت ہے اور دوسری وجہ سے بدعت۔

اور اصول یہ ہے کہ جب معاملہ سنت و بدعت میں متردد ہو جائے اس کا ترک بہتر ہے۔

(شامی ج۱ ص۶۰۰)

شیخ نے اس کو بدعت صرف اس وجہ سے کہا ہے کہ لوگوں نے اپنی طرف سے تحقیق

کر لی ہے یہی علامت تو صلوۃ وسلام عند الاذان ، دعا بعد نماز جنازہ ، تیجہ ، ساتواں ، چالیسواں وغیرہ میں بھی پائی جاتی ہے کہ صلوۃ وسلام، دعا، ایصال ثواب مطلقا تھا لوگوں نے اپنی طرف سے تخصیصات کر لی ہیں لہذا ان کے، شیخ دہلوی کے نزدیک بدعت ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں۔

(۱۶) بریلوی غراب ابقع سے شہری کوا مراد لیتے ہیں اور عقعق سے جنگلی جبکہ شیخ دہلویؒ نے غراب ابقع کو جنگلی کوا کہا ہے۔ اگر شیخ کی مانتے ہیں۔ تو عقعق شہری کوا ماننا پڑتا ہے ورنہ شیخ کے نزدیک جو حرام ہے ان کے نزدیک وہ حلال ہے۔

(ج۲ص۳۹۹اشعۃ)

(۱۷) بریلوی حضرات بڑی شدومد سے قبروں پر قبوں کے جواز کے قائل ہین جبکہ شیخ دہلوی فرماتے ہیں۔

بالای گور عمارت و قبه نساختن این مجموعه بدعت است و مکروه و مخالف طریق نبوی است.

(شرح سفر السعادہ ص349)

یعنی قبر کے اوپر عمارت اور قبے نہ بناؤ کیونکہ یہ ساری بدعات ہیں اور مکروہ و مخالف طریقہ نبی ﷺ ہیں۔

(۱۸) بریلوی حضرات تیسرے دن کی قل خوانی کے بڑی شدت سے قائل و فاعل اور اس پر عمل کرنے والے ہیں لیکن شیخ دہلویؒ لکھتے ہیں۔

اما این اجتماع مخصوص روز سیوم و ارتکاب تکلفات دیگر و صرف اموال بیوصیت از حق یتامیٰ بدعت است و حرام

(شرح سفر السعادہ ص352)

یعنی یہ تیسرے دن کا مخصوص اجتماع اور دوسرے تکلفات کرنا جیسے آج کل دیگیں پکائی جاتی ہیں یا بقول اعلیٰ حضرت چنے وغیرہ تقسیم کیے جاتے ہیں اور یتیموں کا مال بغیر وصیت استعمال کرنا بدعت وحرام ہے۔

(۱۹) بریلوی حضرات تعزیت کے لئے دروازوں اور گلیوں میں دریاں بچھا کر بیٹھ جاتے ہیں جبکہ شیخ دہلویؒ فرماتے ہیں۔

نشستن بر دریا برراہ برائے عزا مکروہ است اشد کراھت از جھت بودن آن عمل جاھلیت

(شرح سفر السعادہ ج352)

یعنی تعزیت کیلئے دروازے پر یا راستے پر بیٹھنا بہت سخت مکروہ ہے کیونکہ یہ جاہلیت کا کام ہے۔

(۲۰) آج کل بریلوی میت کے ایصال ثواب کیلئے اکٹھے ہو جاتے ہیں اور بیٹھ کر ختم کرتے ہیں بیٹھ کر لیکن شیخ دہلویؒ فرماتے ہیں پہلے لوگوں کی عادت نہ تھی کہ وہ میت کے لئے نماز کے وقت کے علاوہ جمع ہوں اور قرآن پڑھیں اور نہ وہ قبر پر یا اس کے علاوہ ختم کرتے تھے یہ تمام بدعت ہے۔

عادت نہ بود کہ برای میت در غیر وقت نماز جمع شوند و قرآن خوانند و ختمات خواند نہ بر سر گور و نہ غیر آن واین مجموعہ بدعت است

(شرح سفر السعادہ ص351,352)

(۲۱) بریلوی حضرات یہ بھی عقیدہ رکھتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام تحلیل وتحریم کا اختیار رکھتے ہیں اس سلسلے میں وہ حدیث پیش کی جاتی ہے جس میں تحریم کی نسبت سیدنا ابراہیم علیہ السلام

کی طرف ہے کہ انہوں نے مکہ کو حرم بنایا۔ اس نسبت کی وضاحت کرتے ہوئے شیخ دہلویؒ فرماتے ہیں:

اسناد تحریم بابراهیم علیه السلام از جهت آن باشد که وے رسانید واعلام کرد حکم الهی را زیرا که حاکم بشرائع و احکام خداتعالی ست و حکم وے قدیم است.

(اشعۃ اللمعات ج۲ص406)۔

ترجمے کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ نسبت صرف اس وجہ سے ہے کہ آپ ﷺ اللہ کے حکم کو پہنچانے والے ہیں ورنہ درحقیقت حاکم شریعت واحکام تو اللہ تعالیٰ ہی ہے

(۲۲) بریلوی حضرات کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام اختیارات دیئے گئے تھے اسی وجہ سے آپ نے ایک اعرابی کا کفارہ معاف فرما کر اسے فرمایا کہ یہ کھجوریں خود ہی کھالو کفارہ دینے کی ضرورت نہیں۔ جبکہ شیخ دہلویؒ رد فرماتے ہیں مقصود حضرت علیه السلام آن بود که بالفعل توبخورد بعد آں کفایت خواهی داد.

(مدارج النبوۃ ج دوم ص233)۔

یعنی نبی ﷺ کا مقصود یہ تھا کہ ابھی تم کھالو بعد میں کفارہ ادا کردینا۔

(۲۳) ہمارے بریلوی دوست قبور کو بوسہ بھی دیتے ہیں سجدے بھی کرتے ہیں۔ جبکہ شیخ دہلوی فرماتے ہیں بوسه دادن قبر را و سجده کردن آنرا و کله نهادن حرام و ممنوع است. (یعنی بوسہ سجدہ وغیرہ حرام وممنوع ہے

(مدارج النبوۃ ج۲ص424)۔

یعنی قبر کو بوسہ دینا اور اسے سجدہ کرنا حرام وممنوع ہے:

(۲۴) بریلوی حضرات لفظ مکر کا اللہ تعالیٰ کیلئے استعمال کرنا الحاد وبے دینی سے تعبیر کرتے

ہیں جبکہ شیخ دہلویؒ لکھتے ہیں۔

مکر خدا آنست که بنده را در معصیت گزارد وابواب نازو نعمت بروی او بکشاید تا مغرور شود۔الخ۔

(تکمیل الایمان ص188 مطبوعہ رحیم اکیڈمی کراچی)

یعنی خدا کے مکر کا مطلب یہ ہے کہ بندہ کو معصیت میں رکھے اور اس پر ناز و نعمت کے دروازے کھول دے تاکہ وہ مغرور و غافل ہو جائے۔ مقصد یہ ہے کہ شیخ نے مکر کی نسبت عربی سے ہٹ کر فارسی میں اللہ تعالیٰ کے لیے کی ہے۔

(۲۵) ہمارے ہاں خصوصاً 27 رمضان اور 15 شعبان اور عاشورہ کی راتوں میں اور عموماً مختلف راتوں کو بریلوی حضرات کی مساجد سے اعلانات کئے جاتے ہیں کہ صلاۃ التسبیح کیلئے تشریف لائیں۔ تو بریلوی نوافل کو جماعت سے پڑھنے کے قائل ہیں جبکہ شیخ دہلویؒ لکھتے ہیں۔

التنفل بالجماعة مکروه

(ماثبت بالسنہ شہر رمضان)

باجماعت نفل ادا کرنا مکروہ ہے۔

(۲۶) ہمارے بریلوی دوست ایک بات عام طور پر کہہ دیتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ سے کسی چیز کا ثابت نہ ہونا یہ دلیل نہیں ہوتا کہ وہ کام غلط ہے ورنا جائز ہے۔ اس اصول سے اہل بدعت ساری بدعات کو سہارا دیتے ہیں جب ان سے کہا جاتا ہے کہ صحابہ کرامؓ نے یہ کام کرنا ثابت نہیں تو وہ جواب میں یہی بات کرتے ہیں جبکہ شیخ دہلویؒ لکھتے ہیں

فلما لم یرو ذلک عن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ولا عن اصحابه علم انه لا فضل فی ذلک.

(ما ثبت بالسنه شهر رمضان)۔

جب نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام سے نفل بجماعت ادا کرنے کی کوئی روایت نہیں ہے تو معلوم ہوگیا کہ اس میں کوئی فضیلت و برتری نہیں ہے۔ معلوم ہوگیا کہ شیخ محض اس وجہ سے رد کررہے ہیں کہ آنحضرت ﷺ اور صحابہ کرام کے عمل سے اس کا ثبوت نہیں۔

قارئین کرام! ایسے بہت سے اوراق اس مسئلے پر لکھے جاسکتے ہیں کہ بریلوی حضرات حضرت شیخ دہلویؒ کے مخالف ہیں اگرچہ یہ لوگ اپنے مدارس و مساجد میں لکھواتے ہیں کہ یہاں امام و مدرس شیخ عبدالحق دہلویؒ کے مسلک پر ہی ہوگا۔

بہرحال ان تمام باتوں میں شیخ دہلویؒ سے یہ حضرات صرف مخالفت ہی نہیں بلکہ شدومد سے ان کا رد بھی کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو صراط مستقیم پر چلائے۔

گھر کی گواہی

بریلوی حضرات کی اپنی کتابوں سے۔

"ان حضرات عالیہ کے دل صاف تھے کسی کی دشمنی کی وجہ سے اس کے خلاف فتویٰ نہ دیتے بلکہ محض اللہ کے لیے مولوی اشرف علی تھانوی کی حفظ الایمان کی گستاخانہ عبارت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی نے جب اپنے دوست مولانا عبدالباری فرنگی علی کو دکھائی تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے تو اس میں کفر نظر نہیں آتا۔ اعلیٰ حضرت نے ایک مثال دی پھر بھی انہوں نے نہ مانا۔ اعلیٰ حضرت خاموش ہوگئے اور دوستی و محبت کو برقرار رکھا اس وقعہ سے ان حضرات کی شخصیت کا پتا چلتا ہے"

(سیرۃ انوار مظہریہ صفحہ نمبر 292)

اعلیٰ حضرت کی فقہی دسترس

سفیان معاویہ (جھنگ)

اعلیٰ حضرت کی فقہ میں بہترین کے فقہی مقام کا جائزہ لینے سے پہلے اگر فاضل بریلوی کا مقام بریلوی علماء کرام کے بزدیک کتنا ہے دیکھ لیا جائے تو تحریر سمجھنے میں آسانی ہوگی۔

اعلیٰ حضرت کا مقام بریلویوں کی نظر میں:۔

(۱) اعلیٰ حضرت کی زبان وقلم کا یہ حال دیکھا کہ مولیٰ تعالیٰ نے اپنی حفاظت میں لیا اور زبان وقلم نقطہ برابر خطا کرے اس کو ناممکن بنادیا"

(احکام شریعت ص ۲۷)

(۲) غیر فصیح اور غلط الفاظ بچپن میں بھی زبان مبارک پر نہ آئے۔ جسم وجان قلب وزبان کے مالک رب تعالیٰ نے آپ کو ہر لغزش سے محفوظ رکھا!

(سیرت اعلیٰ حضرت ص ۱۲۶)

(۳) زمانے میں اگرچہ آخر میں ہوا .

وہ لاؤں جواگلوں سے ممکن نہ تھا خدا سے کچھ
اسکانہ جان کہ اک شخص میں ہوں جمع سب جہان

(حسام الحرمین ص ۳۸)

(۴) حضرت میاں صاحبؒ نے فاضل بریلوی کو اس مقام رفیع پر فائز المرام دیکھا کہ آپ

براہ راست حضور ﷺ سے مستفیض ہیں یہ امر نہ محال نہ اس میں استبعاد

(ارادۃ الادب لفاضل النسب)

(۵) اعلیٰ حضرت کو میں ابن عابدین شامی پر فوقیت دیتا ہوں کیونکہ جو جامعیت اعلیٰ حضرت کے ہاں ہے وہ ابن عابدین شامی کے ہاں نہیں

(فقیہ اسلام ص ۳۰)

(۶) علامہ شامی اور صاحب فتح القدیر مولانا (احمد رضا خان بریلوی) کے شاگرد ہیں یہ تو امام اعظم ثانی معلوم ہوتے ہیں

(فقیہ اسلام ص ۳۱)

(۷) اعلیٰ حضرت کے فتاویٰ کا جائزہ لینے کے بعد ہر وہ شخص جس نے مشہور فقہاء کا مطالعہ کیا ہوگا وہ اس نتیجہ پر بہت آسانی سے پہنچ سکتا ہے کہ امام ابن ہمام کی شان روایت اور رنگِ اجتہاد سے مزین فکر جو ان کی خصوصیت تھی، ان کے بعد صرف اعلیٰ حضرت کو ملی اور مسائل کی تنقیح فقہ کی جملہ متداول کتب پر نظر رکھتے ہوئے جو علامہ شامی کی ایک مسلمہ خصوصیات اعلیٰ حضرت کے حق میں مقدم ہوگی گویا اعلیٰ حضرت بہ یک وقت ابن ہمام بھی تھے اور ابن عابدین بھی۔

(فقیہ اسلام ص ۵۶-۴۵۵)

قارئین!

ان ٹھوس حوالہ جات کے علاوہ المیزان امام احمد رضا نمبر، انوار رضا، مقالات یوم رضا اور حیات اعلیٰ حضرت ضیائے حرم اعلیٰ حضرت نمبر کا مطالعہ قابل دید رہے گا۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت کے بارے میں جو مبالغہ آمیزی سے کام لیا جاتا ہے وہ حقائق کے آئینے میں کسی حد تک درست ہے۔

(ا) اعلیٰ حضرت بریلوی اپنی مشہور و معروف تصنیف میں ایک سوال کا جواب اپنی کم فہمی کی بنا پر دیتے ہیں ہم فاضل بریلوی کی کتاب سے سوال و جواب دونوں نقل کرتے ہیں تا کہ سمجھنے میں آسانی ہو۔

سوال نمبر ۲۵۔ حنفیوں کی نماز شافعی المذہب کے پیچھے جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: نہیں جائز ہے اس لیے کہ غیر مقلدین اہل ہوا سے ہیں اور اہل ہوا کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے

(عرفان شریعت ص ۷۷)

شافعیوں کو غیر مقلد اور اہل ہوا کہنا اعلیٰ حضرت کے فقہی مقام کا سارا پول کھول دینے کیلئے کافی ہے مبالغہ آمیزی تو اتنی کہ اعلیٰ حضرت کو ثانی امام اعظم، علامہ ابن شامی اور صاحب فتح القدیر کو فاضل بریلوی کا شاگرد لکھنا، نقطہ برابر نہ خطا کرنے والے شخص کے طور پر متعارف کروانا لیکن فاضل بریلوی تو فقہ کے ادنی سے طالب علم کے برابر بھی نظر نہیں آتے۔

ایک ادنی سے طالب علم بھی جانتا ہے کہ چاروں آئمہ برحق ہیں اور ان کے مقلدین بھی برحق ہیں اور اہل السنّت میں شمار کیے جاتے ہیں اور ان کے پیچھے نماز بلا کراہت جائز ہے۔ اور شافعی امام شافعی کے مقلد ہیں ان کی تقلید کرتے ہیں تو شافعیوں کو غیر مقلد کہنے والے کو فقہ سے ذرا بھی مس نہیں غیر مقلد تو اسے کہتے ہیں جو نہ اجتہاد کی صلاحیت رکھتا ہو اور نہ کسی کی تقلید کرتا ہو شافعیوں کو غیر مقلد اور اہل ہوا کہنا اعلیٰ حضرت ہی کی خود ساختہ فقہ ہے۔

کیا انہیں مسائل کی وجہ سے فاضل بریلوی کو ثانی امام اعظم اور علامہ شامی اور صاحب فتح القدیر کو اعلیٰ حضرت کا شاگرد کہا جاتا ہے؟؟؟

ہمارا بریلویوں سے ایک سوال ہے کہ کیا آپ کے دین ومذہب میں واقعی شافعی غیر مقلد اور اہل ہوا سے ہیں کیونکہ فاضل بریلوی اپنی وصیت میں کہتے ہیں کہ:

میرا دین ومذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے

(وصایا شریف ص ۱۰)

فاضل بریلوی کے بارے میں محدث کچھوچھوی جو لکھتے ہیں کہ:

پھر اعلیٰ حضرت کی زبان وقلم کا یہ حال دیکھا کہ مولیٰ تعالیٰ نے اپنی حفاظت میں لے لیا اور زبان وقلم نقطہ برابر خطا کرے اس کو ناممکن بنادیا

(احکام شریعت ص ۲۷)

کیوں جناب پروفیسر مسعود صاحب! آپ کے معصوم عن الخطاء فاضل بریلوی کی فقہ یہ ہے کہ شافعی غیر مقلد اور اہل ہوا ہیں اور ان کے پیچھے نماز جائز نہیں

(۲) اعلیٰ حضرت بریلوی ایک سائل کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

مسئلہ ۸: جن کی ہر چیز کی مولیٰ نے قسم کھائی ہو میں مولیٰ کی طرف کھانے کی نسبت صحیح ہے یا نہیں بینوا تو جروا۔

الجواب: اللہ عزوجل کی طرف کھانے کی نسبت صحیح نہیں۔ مولیٰ کی جگہ قرآن بنادیا گیا۔

واللہ تعالیٰ اعلم

(عرفان شریعت ص ۴۰)

یہ ہے اعلیٰ حضرت کا فقہی مقام کہ ایک صاف مسئلہ بھی صحیح نہیں بتا سکتے۔ سائل کے سوال میں مذکور ہے کہ اللہ عزوجل قسم کھاتا ہے اور کیا اللہ جل جلالہ کی طرف قسم کھانے کی نسبت صحیح ہے یا نہیں اعلیٰ حضرت نے یہ سمجھا کہ شاید اللہ کی طرف خوراک کھانے کی نسبت

پوچھ رہے لہذا جھٹ فتویٰ لگادیا کہ صحیح نہیں

"یعنی اللہ کی طرف کھانیکی نسبت صحیح نہیں ہے"

اگر مذکورہ بالا مسئلے میں یہ بات مان لی جائے کہ فاضل بریلوی نے اللہ کی طرف قسم کھانے کی نسبت کو غلط کہا ہے تو آیئے ہم فاضل بریلوی ہی کی تحریر اس کے خلاف پیش کرتے ہیں فاضل بریلوی سے پوچھا گیا کہ:

مسئلہ ۵۸: اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں قسم کیوں کھائی ہے؟

الجواب: قرآن عظیم محاورہ عرب پر اترا ہے عرب کی عادت تھی کہ جس امر کا اہتمام منظور ہوتا اسے موکد بقسم کرتے بمعہ کفار مکہ کو حضور ﷺ کا نام ہی صادق امین تھا اور ایسا کامل الصدق جس بات کو قسم بموکد کر کے ذکر فرمائے خواہی نہ خواہی اس پر اعتبار آئے گا تو ان پر اتمام حجت کیلئے قسم ذکر فرمائی گئی واللہ اعلم

(عرفان شریعت ص ۱۱)

اعلیٰ حضرت کی خود ساختہ فقہ کہ اللہ کی طرف قسم کھانے کی نسبت صحیح نہیں تو یہاں اعلیٰ حضرت سائل کی بات کی تائید وتوثیق کرتے ہوئے اس پر دلائل پیش کیوں کرتے ہیں اور سائل کو کیوں نہیں ڈانٹتے کہ تو اللہ کی طرف قسم کھانے کی نسبت کر رہا ہے

کیا یہی ہے اعلیٰ حضرت کا فقہی مقام۔۔؟

اب کس بات کا اعتبار کیا جائے اور کس بات کا انکار کیا جائے؟

ایک ۹۶ صفحات کی کتاب میں دو متضاد فتوے؟

کس کا یقین کیجئے کس کا یقین نہ کیجئے
لائے ہیں بزم یار سے لوگ خبر الگ الگ
دورنگی چھوڑ دے یک رنگ ہو جا

سراسر موم ہو یا سراسر سنگ ہو جا

کہیں ایسا تو نہیں کہ قوم شعیب کی طرح فاضل بریلوی کے لینے کی باٹ اور دینے کے باٹ اور۔۔؟

(۳) اعلیٰ حضرت بریلوی ایک مسئلہ کا جواب اپنی کم فہمی کی بنا پر دیتے ہیں کہ:

مسئلہ ۴۳: ان پانچ روز میں جو روزہ نہیں رکھا جاتا یعنی خاص عید الفطر اور چار عید الاضحیٰ کے تو اس کی کیا وجہ ہے؟

الجواب: یہ دن اللہ عزوجل کی طرف سے بندوں کی طرف سے ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم"

(عرفان شریعت ص ۹)

قارئین!

مسائل کے سوال پر نظر ڈالیں اور فاضل بریلوی کی خود ساختہ وجواب کی طرف بھی نظر دوڑائیں تو آپ سوچنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ فاضل بریلوی کی جواب میں نقص ہے۔

فاضل بریلوی نے اپنے جواب میں "کی طرف سے" کی نسبت اللہ جل جلالہ کے ساتھ بھی لگائی ہے اور بندوں کی طرف بھی لگائی ہے۔ نا معلوم یہ نسبت کس کی طرف صحیح ہے۔

ناظرین! یہ ہے اعلیٰ حضرت کا فقہی مقام؟

کیوں جناب پروفیسر مسعود صاحب کیا یہ ٹھیک ہے کہ:

"اعلیٰ حضرت کو میں ابن عابدین شامی فوقیت دیتا ہوں کیونکہ جو جامعیت اعلیٰ حضرت کے ہاں ہے وہ ابن عابدین شامی کے ہاں نہیں"

(فقیہ اسلام ص ۳۰)

کیوں قارئین! آپ کو فاضل بریلوی کی تحریرات میں جامعیت نظر آتی ہے یا نقائص پر مشتمل عبارات۔۔؟

(۴) اعلیٰ حضرت بریلوی ایک سائل کا جواب اپنی ازلی کم فہمی کی بنا پر دیتے ہیں کہ:

سوال۲: قوال جس طریقے سے گایا کرتے ہیں اسی طریقے سے اگر وہ کوئی غزل وغیرہ حمد و نعت یا مدحت بزرگان دین گائیں اور کسی مزامیر کا استعمال نہ کریں تو اس کے سننے میں کسی قسم کی قباحت شرعی ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب سوال دوم: کوئی قباحت نہیں جبکہ قوال نہ مرد ہو نہ عورت ہو نہ سننے والی عورت ہو اور کسی طرح منکر حالا یا مالا موجود متوقع۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(عرفان شریعت ص ۶۲۔۶۱)

فاضل بریلوی کے پاس شاید عقل و فہم نام کی کوئی چیز نہیں ہے کہ لکھ رہے ہیں اگر قوال نہ مرد ہو نہ عورت ہو نہ سننے والی عورت ہو تو قوالی سننے میں قباحت نہیں۔

جب قوال نہ مرد ہوگا نہ عورت ہوگا تو قوال ہوگا کون۔۔؟

ناظرین!

یہ ہے اعلیٰ کا فقہی مقام؟ ہم بریلویوں سے سوال کرتے ہیں کہ کیا آپ کو انہی مسائل کی بنا پر اعلیٰ حضرت ثانی امام اعظم نظر آتے ہیں

یہ چند مسائل میں فاضل بریلوی کی چند فحش غلطیاں قارئین کے سامنے علماء اہل السنۃ والجماعۃ دیوبند کے ایک ادنیٰ خادم کی طرف پیش کی گئی ہیں قارئین بخوبی اندازہ کر سکتے ہیں۔ کہ جس شخص کو بریلوی حضرات امام اعظم ثانی کا لقب دے رہے ہیں اس کی فقہ میں دسترس کا کیا حال ہے؟

اصلی حنفیت

امام الاولیاء حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ

"انی وجهت وجهی للذی فطر السماوات والارض حنیفا وما انا من المشرکین"

ترجمہ: بے شک میں نے اپنا منہ اس ذات پاک جل مجدہ کی طرف پھیرا جس نے آسمانوں اور زمین کو بنایا۔ میں سوائے ایک خدا تعالیٰ کے کسی کا نہیں ہوں اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہو

حنفی بھائیو! اسلام علیکم ورحمت اللہ!

ہماری آپس کی ناچاقی کے باعث لاہور میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ آپ کو معلوم ہے اس اختلاف کے باعث ہم اپنا دین بھی برباد کر رہے ہیں اور دنیا کی تباہی بھی خرید رہے ہیں۔ آؤ ذرا علماء کے اختلاف پر تنقیدی نگاہ ڈالیں اور جانچیں کہ یہ حنفی علماء کیوں لڑ رہے ہیں اور ان میں سے مسلمانوں کا سچا خیر خواہ کون ہے اور حضرت امام الائمہ مولانا ومقتدانا امام اعظم ابو حنیفہؒ کا صحیح متبع کون ہے اور عقیدت صحیحہ کا علم بردار کون ہے۔

تقلید کا صحیح مطلب:

حنفی بھائیو!

اپنے مذہب کو کھیل اور تماشا نہ بناؤ بلکہ تمہارا فرض ہے کہ سوچو کہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ کے مقلد ہونے کا کیا مطلب ہے ہمارے تمام سلف صالحین احنافؒ اس امر پر متفق ہیں کہ سب سے پہلے ہمیں اللہ کی کتاب پاک قرآن مجید پر عمل پیرا ہونا لازمی ہے کیونکہ ہم خدا کے بندے ہیں اور جب اس کا حکم صریح مل جائے تو پھر کسی اور طرف جانے کی ضرورت نہیں اس کے بعد نمبر دوم سید المرسلین خاتم النبین شفیع المذنبین حضرت محمد ﷺ کے ارشادات مبارکہ ہیں۔

جب ان دونوں مقامات سے کوئی مسئلہ سمجھ میں نہ آئے تو پھر اجماع امت کو دیکھا جائے کہ آیا پہلے مبارک زمانوں میں اس مسئلے پر بحث ہوئی ہے اور کچھ طے پایا ہے؟ اگر وہ مل جائے تو فبہا ورنہ پھر شرعاً قیاس کرنے کی اجازت ہے لیکن بجائے اس کے کہ انسان خود قیاس کرے اگر کسی بڑے عالم اعلیٰ درجہ کے متقی، عابد، زاہد، ماہر علوم کتاب اللہ وسنت نبویہ علی صاحبہا صلوۃ والسلام کے قیاس پر اس شرط سے عمل کرے کہ اگر میرے امام کی رائے اللہ کی کتاب پاک یا رسول ﷺ کے ارشادات کے مخالف ہوئی تو اس کو چھوڑ دوں گا۔ اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم کی تعمیل کروں گا۔ تو اس کا نام تقلید ہے۔

حنفیت میں ہمارا طریقہ:

عزیز بھائیو! ہم تو اس معنی میں حنفی ہیں جو ہمارے سلف صالحین احناف کا پاک مسلک تھا۔ سب سے پہلے اللہ رب العزت کی مقدس کتاب یعنی قرآن مجید پر عمل کرنا ضروری سمجھتے ہیں اگر کوئی مسئلہ کتاب اللہ میں واضح طور پر نہ آئے تو سید المرسلین خاتم النبین شفیع المذنبین محمد رسول اللہ ﷺ کے ارشادات مبارک سے اس کا حل تلاش کیا جائے۔

اگر بالفرض اپنی کوتاہ نظری، کم فہمی کے باعث وہاں سے بھی مسئلہ سمجھ میں نہ آئے تو پھر غیر مجمع علیہ مسئلہ میں امام الائمہ سراج الامتہ حضرت امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوفیؒ کے ارشادیا

ان کے شاگردوں مثلاً امام ابو یوسفؒ، امام محمدؒ، امام زفرؒ، امام حسنؒ میں سے کسی کے قول پر عمل کیا جائے کیونکہ ان ہی حضرات کا حلفیہ بیان پہلے گزر چکا ہے کہ ہم ہر قول میں امام صاحب کے پابند ہیں۔

لہذا بحیثیت حنفی ہونے کے ہم ان حضرات کے اقوال کے سامنے سر جھکانا اپنا فخر سمجھتے ہیں ان کے سواء کسی شخص کا قول ماننے کے لیے ہم مجبور نہیں ہے کہ جو حنفی کہلائے وہ ہمارا آقا بن جائے لہذا ہمارا یہ کہنا بجا اور درست ہے کہ ہم پکے حنفی ہیں

ہمارے مخالف لاہوری بھائیوں کی حنفیت:

اگر ہمارے سارے بھائی مذکورۃ الصدر اصول پر کاربند ہو جائیں۔ تو آج جھگڑا مٹ سکتا ہے لیکن یہاں تو عجیب قصہ ہے جو چیز ایجاد کرو، وہ حنفیت میں کھپ سکتی ہے آج کل پاکستان میں بجائے اتباع کتاب اللہ وسنت محمد رسول اللہ ﷺ کے اتباع بدعات کا بڑا زور ہے اگر کوئی مسلمان رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کردہ اسلام کے ارکان کا بھی تارک ہو توحید نماز، روزہ، حج، زکوۃ لیکن بعد کے ایجاد کردہ وظائف یا رسموں کا پابند ہو تو اسے سچا حنفی مسلمان سمجھا جاتا اور اگر آنحضرت ﷺ کے ارشاد کردہ اسلام کا پورا پابند ہو مثلاً توحید اور رسالت کا معتقد ہے نماز کا پابند ہے رمضان شریف میں بالالتزام روزہ رکھتا ہے زکوۃ سالانہ ادا کرتا ہے۔

حج کر آیا ہے اسی طرح تمام امور شرعیہ کو صحیح مانتا ہے لیکن پنجاب (بریلی) کے اسلام کی ضروریات کا پابند نہیں تو وہ وہابی ہے کافر ہے بزرگوں کا دشمن ہے جو چاہو اسے گندے سے گندے لقب دیدو۔

بریلی کے اسلام کے ارکان

نمبرشمار	نام رکن	سن ایجاد	آنحضرت ﷺ کے کتنا عرصہ بعد ایجاد ہوا	سن ولادت امام ابوحنیفہؒ	سن وفات ابوحنیفہؒ	امام ابوحنیفہؒ کی وفات کے کتنا عرصہ بعد ایجاد	کیفیت
۱	قیام مجلس میلاد النبی ﷺ	۶۰۴ھ	۵۹۴سال	۸۰ھ	۱۵۰ھ	۴۵۴سال	تاریخ ابن خلکان میں ملاحظہ ہو
۲	نمازوں کے بعد بلند آواز سے درود شریف پڑھنا	۷۸۱ھ	۷۷۱ھ	۸۰ھ	۱۵۰ھ	۶۳۱ھ	
۳	گیارھویں	۵۰۰ھ	۴۹۰ھ	۸۰ھ	۱۵۰ھ	۳۵۰ھ	
۴	وظیفہ یا شیخ سید عبدالقادر جیلانی شیاءاللہ	۵۰۰ھ کے بعد	۴۹۰ھ	۸۰ھ	۱۵۰ھ	۳۵۰ھ	
۵	وظیفہ امداد کن	۵۰۰ھ کے بعد	۴۹۰ھ	۸۰ھ	۱۵۰ھ	۳۵۰ھ	
۶	مرنے کے بعد تیجا چالیسواں اسقاط وغیرہ	ان رسموں کے ایجاد کی کوئی صحیح تاریخ معلوم نہیں اوران کا بے اصل ہونا بے اصل ہونا تفصیل سے واضح ہے۔					
۷	رسول اللہ ﷺ کو بشر کہنے والے کافر ہیں	یہ عقیدہ چودھویں صدی ہجری کی ایجاد معلوم ہوتی ہے					

چونکہ یہ تمام رسمین بعد کی ایجاد ہیں۔ انکا ثبوت آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں نہیں ہے۔ اور نہ صحابہ کرامؓ کے زمانے میں ہے اور نہ ائمہ اربعہؒ کے زمانہ میں پایا جاتا ہے لہذا کوئی مسلمان انکو ماننے کے لیے مجبور نہیں ہے پس اگر کوئی ان کی فرضیت تسلیم نہ کرے تو بھی وہ پکا مسلمان رہ سکتا ہے کیونکہ یہ چیزیں رسول اللہ ﷺ کے دین کا جزو ہرگز ہرگز نہیں ہے بلکہ سلف صالحین کے اقوال کی رو سے ان رسومات کا مرتکب بدعتی کہلاتا ہے اور بدعتی کے لیے جو وعید ہے وہ آئندہ تفصیل سے ملاحظہ ہو۔

(جاری ہے)

دو اجتماع۔ دعوت اسلامی اور تبلیغی اجتماع

مولانا ابو ایوب قادری

برادران اہل السنّت والجماعت! میں آپ کو آنکھوں دیکھا حال عرض کرنا چاہتا ہوں۔ جس سے آپ ملاحظہ فرمالیں گے۔ اخلاص کیساتھ خدمت دین میں کون مشغول ہے اور صرف مقابلہ بازی اور ضد میں آکر اپنی صلاحیتیں کون خرچ کررہا ہے۔

ہم جب ملتان لاری اڈے پر اترے اور صحرائے مدینہ جانے والی بس پر بیٹھنے کیلئے اس کی طرف جانے لگے تو بس والے نے دور سے ہی ہمیں دیکھ لیا اور بولا! ''آؤ مدینہ'' ہم بڑے حیران ہوئے پھر ہماری سمجھ میں بات آئی کہ چونکہ میٹھے میٹھے اسلامی بھائیوں نے اپنا نام ''مدینہ'' رکھا ہوا ہے اس لیے یہ ہمیں بھی مدینہ کہہ کر پکار رہا ہے۔

اس بات سے ہمیں بڑا دھچکا لگا کہ یہ تو مدینہ منورہ کے نام کی بے ادبی ہے کہاں ہم گناہ گار اور کہاں مدینہ منورہ اور یہاں تو اس سے بھی بڑھ کر یہ نام اہل بدعت کے لیے استعمال ہو رہا ہے گویا برعکس نام نہند زنگی را کافور بہر حال اس بات کا ہمیں انتہائی دکھ ہوا کچھ دیر بعد ہم بوتل لینے کیلئے اجتماع گاہ میں ایک کنٹین والے کے پاس گئے تو اس نے دیکھ کر کہا ''مدینہ'' کیا چاہیے؟ ہم نے بوتل مانگی۔

اس نے بڑے ھنستے ہوئے لہجے اور مزاحیہ طور پر اپنے ساتھی سے کہا'' اوئے

مدینہ'' انہیں دو بوتلیں دے دو۔ بڑا ہی دکھ اور افسوس ہوا۔ بہر حال بڑے مضطرب ہوے اور جب ہم نے وہاں ایک کتاب دیکھی مغیلان مدینہ جس میں یہ اشعار پڑھے تو مدینہ شریف کی بے ادبی کا یقین ھوگیا کہ یہ نادان لوگ بے ادبی کرنا ہی مقصد رکھتے ہیں۔

آپ بھی ملاحظہ فرمائیں۔ الیاس قادری صاحب مدینہ منورہ جانے والے کسی شخص کو اپنا پیغام دے رہے ہیں

کوئے محبوب کی بکریوں کو کنکریوں، لکڑیوں، مکڑیوں کو بلکہ تنکے وہاں کے اٹھا
کر سلام میرا رو رو کے کہنا

سنگریزوں کو اور پتھروں کو اونٹ، گھوڑے، خروں، خچروں کو اور پرندوں پہ نظر
یں جما کہ تو سلام میرا رو رو کے کہنا

جب سگان (کتوں) مدینہ کو دیکھے جوڑ کر ہاتھ تو ان کے آگے اشک بار آنکھ
ان پر جما کر تو سلام میرا رو رو کے کہنا

تو درختوں کو جھاڑیوں کو انکی گلیوں کی سب گاڑیوں کو ہاتھ ادب سے لگا کر سلام
میرا رو رو کے کہنا

بوتلوں بلکہ ڈھکنوں کو بھی تو دال گندم کے دانوں کو بھی تو سلام میرا رو رو کے کہنا

بینگنوں، بھنڈیوں، توریوں، گوبھیوں، گاجروں و مولیوں کو سلام میرا رو رو کے کہنا

کہنا سیبوں کو اور آڑووں کو اور کیلوں کو زرد آلوؤں کو تربوز کو سر پر اٹھا کر سلام
میرا رو رو کے کہنا

تو قنادیل کو قمقموں کو تاروں، سوئچ اور تو کولروں کو سلام میرا رو رو کے کہنا

چیونٹیوں، کھونٹیوں، ٹونٹیوں کو ہر طرح کی جڑی بوٹیوں کو سلام میرا رو رو کے کہنا

چاولوں، روٹیوں، بوٹیوں کو مرغ انڈوں کو اور مچھلیوں کو سلام میرا رو رو کے کہنا

اسی طرح آگے تھالیوں ، پیالیوں، مرچ مسالوں، چائے کی کیتلی ٹھنڈے پنکھوں، میٹروں ،تاروں، نلکے، پھل، بیج، چھلکے ،کھڑکیوں ،دیواروں، سیڑھیوں ،رسیوں قینچیوں، چھریوں، چادروں، دھاگوں، کوسلام میرا رو رو کے کہنا

(مغیلان مدینہ ص۱۹۱ تا ۱۹۶)

یہ کتاب الیاس قادری صاحب کی اپنی تصنیف ہے آپ سوچیں کہ یہ چیزیں اور بالخصوص ''کتا'' کیا یہ سلام کا محل ہے؟ کیا کتے کو سلام کہنا اسلامی شعائر کی توھین نہیں؟ بہر حال یہ مدینہ شریف کی بے ادبی اور مذاق سے بھرا ہوا سلام پڑھ کر بڑا دکھ ہوا (قارئین ذرا تصور کریں کہ ایک دعوت اسلامی کا بھائی سبز پگڑی باندھے کتے کے آگے ہاتھ جوڑ کر بیٹھا ہو اور سلام کہہ رہا ہو!!!

(ہم ان ''میٹھے بھائیوں'' کو مشورہ دیں گے جب تاروں کو ہاتھ اگا کر سلام کہنے لگیں تو سوچ لیں کہ ان تاروں میں 11,000 وولٹ کا کرنٹ ان کے استقبال کے لیے تیار ہے)

اجتماع گاہ میں جب ہم پہنچے تو عجیب وغریب طریقے سے اعلان ہوا جس کو کرنے والے آدمی نے پہلے کہا ''مدینہ'' پھر اعلان کیا پھر کہا ''مدینہ'' ہم حیران تھے کہ یہ کیا طرز عمل ہے؟؟ اجتماع گاہ میں تمام لوگ سبز عمامہ میں ملبوس نظر آرہے تھے ہم اس پر بھی حیران ہوئے کہ سبز عمامہ تو نبی پاک ﷺ کی سنت نہیں نہ آپ ﷺ نے کبھی پہنا نہ دوسروں کو ترغیب دی جب کہ اعلان سنتوں بھرا اجتماع کا کیا گیا ہے۔

پگڑی کے متعلق عرض ہے (ا) ڈاکٹر پروفیسر مسعود لکھتے ہیں حضور انور ﷺ نے عمامہ استعمال فرمایا عیدین میں سیاہ عمامہ مگر بقول شیخ عبدالحق دھلویؒ اکثر سفید عمامہ استعمال فرماتے تھے۔ (لباس حضور ص ۸)

(۲) ابوداؤد صادق صاحب لکھتے ہیں سنت یہ ہے کہ عمامہ سفید رنگ کا ہو اور اس میں کسی دوسرے رنگ کی امیزش نہ ہو آنحضرت ﷺ کا عمامہ شریف اکثر اوقات سفید عمامہ استعمال فرماتے

(لباس حضور ص ۸)

(۳) مفتی احمد یار نعیمی لکھتے ہیں لباس سفید رنگ کا پسند تھا اکثر عمامہ قمیض اور تہبند استعمال فرماتے کبھی سیاہ عمامہ بھی ثابت ہے

(رسائل نعیمیہ ص ۱۷۹)

جناب نعیمی صاحب کی تحقیق سے معلوم ہوا کہ اکثر عمامہ سفید اور کبھی سیاہ بھی ہوتا تھا ان سب تحریروں سے معلوم ہو گیا کہ عمامہ سفید ہی سنت ہے لیکن ان اسلامی بھائیوں نے کبھی بھول کر بھی سفید عمامہ نہیں باندھا اور نام سنتوں بھرا اجتماع رکھا ہوا ہے ہم نے وہاں ایک بات یہ بھی دیکھی کہ میٹھے میٹھے بھائی راستے کے بائیں طرف باتیں طرف چلتے ہیں جبکہ مسنون دائیں طرف چلنا ہے

وہاں موجود مجمع رائیونڈ کے اجتماع ایک کا حصہ بلکہ عشر عشیر بھی نہ تھا پتہ چلا یہ اجتماع مدنی چینل پر براہ راست ملاحظہ کیا جا سکتا ہے اس بات سے طبعیت بڑی مکدر ہوئی اب تو مولوی ابو داؤد محمد صادق کی زیر سر پرستی نکلنے والے (ماہنامہ رضائے مصطفےٰ) میں مولوی حسن رضوی میلسوی نے لکھ دیا

کہ ہمیں افسوس اور قلبی صدمہ ہے کہ جو مووی کے کے مخالف اور دشمن تھے اور ٹی وی توڑ دو کا مظاہرہ کرتے رہے اب خود ''مدنی چینل'' کے نام سے ٹی وی اسٹیشن بنا لیا اور کروڑوں روپے اس غلط کام پر لگا رہے ہیں

آپ کے عطاری مریدین کار خیر اور عظیم کام سمجھ کر مساجد جیسی عبادت کی مقدس

جگہوں پر ٹی وی لگا کر آپ کے جلوے دکھانے کی مذموم سعی لا حاصل کر رہے ہیں جس سے مساجد کا تقدس پامال ہو رہا ہے۔

(رضائے مصطفیٰ ۱۳)

ہماری وہی کیفیت ہوئی جو میاں محمد شرقپوری کی ہوئی تھی کہ وہ اعلیٰحضرت بریلوی کی زیارت کیلئے بریلی تشریف لے گئے وہاں جب اعلیٰ حضرت کے کمرے میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ خانصاحب بریلوی کے سامنے قرآن پاک کی تفسیریں اور حدیث پاک کی کتابیں کھلی ہوئی ہیں اور خان صاحب حقہ نوشی فرما رہے میاں صاحبؒ کو بڑی تکلیف ہوئی اور باہر تشریف لائے لیکن پھر سوچا کہ اتنی دور سے ملنے آیا ہوں اب مل کر ہی جاؤں اندر گئے تو دیکھا کہ اعلیٰ حضرت بریلوی قبلہ شریف کی طرف تھوک رہے ہیں۔

میاں صاحب کی طبعیت بڑی خراب ہوئی اور آپ ملے بغیر واپس تشریف لے آئے۔ ہمیں اس واقعہ کی تصدیق سید السادات حضرت مولانا سید نفیس الحسینی شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ سے ہوئی وہ فرماتے تھے کہ اس وقت یہ واقعہ شرقپور کی عوام میں مشہور تھا اور شاید آپ بھی کچھ بوڑھے حضرات اس واقعہ کے جاننے والے ہوں۔

بہر حال ہم واپس لوٹنے کا ارادہ کر ہی رہے تھے کہ دفعۃً آواز آئی چلو ''مدینہ'' واپس ہم نے آگے بڑھ کر پوچھا کہ کہا جا رہے ہیں آپ لوگ جواب ملا کہ اجتماع منسوخ ہو گیا ہے اس لئے واپس چلو ہم نے پوچھا کیا مدینہ جا رہے ہیں جواب ملا نہیں ''چچو کی ملیاں کو ہم مدینہ'' کہتے ہیں

المدد یا عطار، المدد غوث پاک کے نعرے لگاتے ہوئے لوگ واپس جا رہے تھے اور ہم سوچتے رہ گئے کہ نہ تو ان لوگوں کی مدد اور حفاظت کے لیے غوث پاک آئے نہ ہی عطار صاحب آئے الٹا اعلان کر دیا کہ تم اپنی جان بچاؤ میں اپنی جان بچاؤ بھلا جو بندہ خود چھپ کر

اپنے گھر میں بیٹھا ہوا ہے وہ اپنے نادان مریدوں کو مصیبت سے کیا نکالے گا ایسے شرکیہ نعروں سے سوائے شرک کے کیا ملے گا؟

اور جب رائے ونڈ جانے کا اتفاق ہوا تو پہلی بات تو یہ ہے کہ مسلمان کی اتنی بڑی جمعیت اور تعداد کو دیکھ کر کہ جو ۱۴۰،۱۳ مربعوں میں دو (۲) بار علیحدہ علیحدہ بھی بمشکل سماتی ہے دل بہت خوش ہوا پتا چلا کہ تبلیغی جماعت کا اجتماع مسلمونوں کا پوری دنیا میں حج کے بعد دوسرا بڑا اجتماع ہے۔

پھر راستے کے دائیں طرف چلنا اور اس کا تلقین کرتے رہنا بھی بڑا ہی خوشنما معلوم ہوا مدینہ شریف یا اُس کی کسی چیز کی بے ادبی اور تضحیک والا رویہ بھی کہیں نہیں تھا اِدھر سادگی جھلکتی ہے اور اُدھر تکلف اِن کا توکل اور اعتماد علی اللہ بھی بے انتہاء ہے کہ سامنے منبر پر آکر بیان کرتے ہیں۔

جبکہ ادھر قادری عطاری صاحب کئی سالوں سے تشریف نہیں لا رہے بلکہ ٹیلی فون پر ہی خطاب کر دیتے ہیں گویا باقی عوام تو فالتو ہے اور وہی قیمتی ہیں انکو تو دھاکوں اور بموں سے خطرہ ہے اور عوام الناس مرتی ہے تو مرنے دی جائے فیا اسفاہ۔

رائے ونڈ میں ایک بات عجیب دیکھی گئی کہ وہ کئی دن پہلے ہی سورۃ یٰس شریف کی اجتماع گاہ میں پڑھائی شروع کر دیتے ہیں اور ایک جماعت اعتکاف میں بٹھا دی جاتی ہے کہ جن کا کام ہی اللہ تعالیٰ سے مانگنا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ حاسدین ومفسدین کے شرور سے اجتماع کی حفاظت فرمائے

اللہ تعالیٰ پر اس توکل کا نتیجہ ہے کہ ہر بندہ اجتماع میں اللہ تعالیٰ ہی سے مانگ رہا ہوتا ہے جبکہ دعوت اسلامی میں ہر بندہ بندوں سے مدد کے نعرے اور سٹیکر تقسیم کر رہا ہوتا ہے دھر توحید وسنت کی فضاء اور اللہ پر توکل اور یقین جبکہ دعوت اسلامی کا اجتماع شرکیہ نعروں اور

بدعات سے بھرا ہوا تھا یہی وجہ ہے کہ قادری صاحب نے فوج نہ ملنے پر اجتماع ہی منسوخ کر دیا جبکہ تبلیغی جماعت کا اجتماع الحمدللہ دو ہفتے جاری رہا

اب میں ایک بات عرض کر کے اجازت چاھوں گا کہ اس دعوت اسلامی کی بنیاد صرف دیوبندیوں اور تبلیغی جماعت کی ضد میں رکھی گئی ملاحظہ فرمائیں اور داد دین ان کے ''اخلاص'' پر۔ بریلوی مولف لکھتے ہیں

علامہ ارشد قادری صاحب نے تنظیم کا نام دعوت اسلامی طے فرمایا اور کہا دیوبندیوں کی تبلیغی جماعت کے سربراہ کا نام (مولانا) محمد الیاس ہے ہم بھی جناب الیاس صاحب کو اس تنظیم کا امیر مقرر کرتے ہیں۔ نہ یہ امارت کسی غیر معمولی صلاحیت کی بنا پر تھی نہ ھی کوئی متبادل شخصیت نہ ہونے کی بنا پر چونکہ رائے ونڈ یو کی تنظیم غیر معمولی اجتماع کرنے میں عموما کامیاب ہو جاتی تھی اس لیے اہلسنت (بریلوی) نے بھی اپنی اس تنظیم کو سر آنکھوں پر بٹھایا۔

(اظہار حقیقت ص ۵۸)

ملاحظہ فرمائیں!

اس دعوت اسلامی کو بنایا ہی اس لیے گیا کہ دیوبندیوں کے کام کی مخالفت کی جائے اور وہی آدمی امیر بنایا جائے جو ''تبلیغی جماعت'' کے امیر کا ہمنام ہو اگر چہ صلاحیت اس کی کچھ نہ ہو۔ جس کام کی بنیاد ہی تعصب پر رکھی گئی ہو وہ امت میں تفریق ہی پیدا کرے گا!!!

محدود سٹاک

بریلوی مسلک کی چند انتہائی اہم حوالہ جاتی کتب

نام کتاب	تفصیل	قیمت
وصایا شریف (اصل)	فاضل بریلوی کی یادگار وصایا مع کھانے پینے کی وصیت یہ وہ نسخہ ہے جس میں لکھا ہے کہ اعلیٰ حضرت کو دیکھ کر صحابہؓ کی زیارت کا شوق کم ہوگیا۔	15 روپے
حدائق بخشش (حصہ سوئم)	فاضل بریلوی کا بدنام زمانہ مجموعہ اشعار جس میں ام المومنین حضرت عائشہؓ کی توہین کی گئی ہے۔	40 روپے
دیوان محمدی	جس میں نبی علیہ السلام کو جا بجا خدا کہا گیا ہے اور دیگر انبیاء کی توہین اور گستاخی کی گئی ہے۔	100 روپے
مدائح اعلیٰ حضرت	ایک نایاب کتاب جس سے پتہ چلتا ہے کہ فاضل بریلوی کا رتبہ (نعوذ باللہ) ان لوگوں نے نبی سے بھی بڑھا دیا ہے حتیٰ کہ خدائی اختیارات تک سونپ دیئے	25 روپے
مسلم لیگ کی زریں بخیہ دری	پاکستان بنانے میں بریلوی علماء کا کردار کیا تھا؟	15 روپے
قہر القادر	ایک ناقابل تردید دستاویز	15 روپے
تنویر الحجۃ	جس میں حج کے ملتوی ہونے کا فتوی دیا گیا ہے۔ (نعوذ باللہ)	15 روپے

دیوان باہو	اصل نسخہ میں لکھا ہے کہ دونوں جہانوں میں حاضر ناظر صرف اللہ کی ذات ہے۔	15 روپے
نطق الہلال	فاضل بریلوی کا اپنا فتویٰ کہ نبی علیہ السلام کی ولادت 8 ربیع الاول اور وفات 12 ربیع الاول کی ہے۔	10 روپے
روح اعلی حضرت کی فریاد	ایک بریلوی کی اپنے دیگر ہم مسلک لوگوں سے ایک دلچسپ فریاد	10 روپے
سبز پگڑی بدعت ہے	بریلوی علماء کا اپنا فتویٰ	5 روپے
اذان سے پہلے صلوۃ وسلام ناجائز ہے	بریلوی علماء اور مدرس کا ایک نایاب پرانا فتویٰ	5 روپے

اس کے علاوہ اہل بدعت کے تردید میں دارالعلوم دیوبند کی طرف سے نامزد مناظر حضرت مولنا مرتضی حسن چاندپوریؒ کے رسائل کا نایاب مجموعہ چھپ گیا ہے مولانا مرتضی حسن چاندپوریؒ نے بریلی میں گھر لے کر اہل بدعت کو ساری زندگی للکارا مگر کسی کو سامنے آنے اور جواب دینے کی ہمت نہ ہوئی۔

قیمت 150 روپے

کتابیں منگوانے کے لئے رابطہ کیجئے:

مولانا فیاض طارق (0301-3908336)

ڈاک خرچہ بذمہ خریدار ہوگا۔

انجمن کے مقاصد

۱۔ مسلمانوں میں اخوت اسلامی اور دینی جذبہ پیدا کرنا۔

۲۔ توحید و سنت کو زندہ کرنا، شرک و بدعات، غیر اسلامی رسم و رواج نیز دیگر فواحش و منکرات کو مٹانا

۳۔ انکار ختم نبوت اور انکار حدیث جیسے عظیم فتنوں سے مسلمان بھائیوں کو بچانا۔

۴۔ نو تعلیم یافتہ حضرات کے دل و دماغ کو مستشرقین کے پھیلائے ہوئے زہریلے اثرات سے محفوظ رکھنا۔

۵۔ مقام صحابہؓ سے لوگوں کو روشناس کرانا، نیز ان کے معیار حق ہونے کے عقیدے کو مسلمانوں کے قلوب و اذہان میں راسخ کرنا

۶۔ عوام کو صحیح طور پر مسلک اہل سنت والجماعت سے متعارف کراتے ہوئے اپنے عقائد و اعمال کو اس کے مطابق ڈھالنے کی تلقین کرنا۔

۷۔ مجدد الف ثانیؒ، شاہ ولی اللہؒ اور ان کے بعد پیدا ہونے والے مسلک اہل السنّت والجماعت کے دیگر جید اساطین علم و فضل کی زندگیوں سے عوام کو آگاہ کرنا جن کی ملی، ملکی، سیاسی اور مذہبی خدمات پر پاک و ہند کا کوچہ کوچہ گواہ ہے۔

۸۔ دینی تعلیم و تبلیغ کو عام کرنا اور اس سلسلے میں اردو کا ایک مخصوص دینی نصاب پڑھانا۔

۹۔ ایک ایسی لائبریری کا قیام جس میں حدیث، تفسیر، فقہ، عقائد، سیرت، تاریخ اور سوانح بزرگانِ سلف کی کتب کا ذخیرہ فراہم ہوتا کہ ہر شخص کے لیے ان کتب کا مطالعہ آسان ہو سکے۔

۱۰۔ انجمن کی رکن سازی، بالخصوص تعلیم یافتہ حضرات کو انجمن کا رکن بنا کر رشد و ہدایت اور تعلیم و تبلیغ کے لیے تیار کرنا

۱۱۔ فرق باطلہ کے دجل و فریب اور ان کے اضلال و تضلیل سے مسلمان بھائیوں کو بچانا۔

۱۲۔ ایسی کتب کی نشر و اشاعت کرنا جو انجمن کے مقاصد پورا کرنے میں ممد و معاون بن سکیں۔

مجلّہ طلب کرنے کے لیے پتے

☆ نجیب اللہ عمر (کراچی) 0333-4725175 ☆ مکتبہ قاسمیہ اردو بازار لاہور 042-7232536

☆ مرکز اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا 048-3881487 ☆ دار الکتاب اردو بازار لاہور

☆ ادارہ اسلامیات انار کلی لاہور ☆ مولانا ابو ایوب قادری صاحب (نیا شہر جھنگ) 0306-8098788

☆ حضرت مولانا رب نواز حنفی صاحب (کراچی) 0323-2873352

ایک اہم اعلان

محترم قارئین! انتہائی بادل ناخواستہ ہم یہ اعلان کر رہے ہیں کہ محکمہ ڈاک نے ڈاک خرچ دوگنے کر دیئے ہیں جن کی وجہ سے نا چاہتے ہوئے بھی یہ اعلان کرنے پر مجبور ہیں کہ رسالہ کا سالانہ زرخرید 140 روپے سے بڑھا کر 170 روپے کیا جا رہا ہے

جو حضرات اس شمارے سے پہلے (محرم 1431) سالانہ زرخرید جمع کر اچکے ہیں ان کے ساتھ پرانے نرخ کے مطابق معاملہ ہوگا یعنی ان حضرات کو 140 روپے کے مطابق ہی سال کے شمارے روانہ کیے جائیں گے اب جو قارئین سالانہ خرید بھجوائیں وہ براہ کرم نئے نرخ کے مطابق بھجوائیں۔

نوٹ: جو حضرات V.P منگواتے ہیں وہ شکایت کرتے ہیں کہ ڈاکیا ہم سے زائد رقم وصول کرتا ہے ان حضرات سے گزارش ہے V.P پارسل عام ڈاک سے تقریبا 100 روپے مہنگا پڑ جاتا ہے اس لیے V.P منگوانے سے پہلے سوچ لیں

سالانہ زرخرید بذریعہ V.P پارسل اب یوں ہوگا۔170 روپے سالانہ زرخرید 50 روپے ڈاک خرچ 50 روپے ڈاکیہ وصول کرے گا کل 270 روپے

الشہب الثاقب
علی المسترق الکاذب

ادارہ تحقیقات اہل سنت

حفظ الایمان
عن الزیغ و الطغیان

مقالات رشیدیہ

- مہمات کتب فقہیہ کا اجمالی تعارف
- مسائل عشر
- اثبات دعوی کے شرعی تقاضے
- معتزلہ
- جانوروں کی حلت و حرمت کے اصول
- منصب نبوت
- علامہ قطب الدین رازیؒ
- شعبان کے فضائل و احکام
- قادیانیت

دار الکتاب

اظہارِ حقیقت میں تاخیر جرم ہے!

(ایک سابق بریلوی کے قلم سے)

مولانا محبوب عالم حسینی الاعظمی

ادارہ تحقیقات اہل سنت



غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔
042 37235094